عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۳۷

پکاریئے صرف یا اللہ جل جلالہ مدد

بھاگلپور کے ہندو مسلم فسادات میں خدا کی امداد و نصرت کے غیبی واقعات

بندہ بے یار و مددگار جب خدا کو پکارتا ہے تو اس کی پکار کو کون سنتا ہے؟
اور اس کی مصیبتوں کو دور کرنے والا کون ہے؟ صرف اللہ

چار چیزیں
چار اکرام
چار عذاب
چار آدمی، چار درہم
چار دعائیں

چار یارانِ نبی ﷺ کو شعراء کرام کا خراجِ عقیدت

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا خطبہ جمعہ حسد کی بیماری اور اس کا علاج

ڈیرہ میں مسجد ختم نبوت کو بابری مسجد بنانے کی کوشش

اسلامی بم بر قادیانی دم

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

صرف شیزان ہی کا بائیکاٹ کیوں؟

قاری محمد یوسف ——— کراچی

میں اکثر رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ آپ کے رسالہ اور بعض پوسٹروں سے معلوم ہوا تھا کہ شیزان قادیانیوں کی کمپنی ہے اس لئے شیزان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ الحمدللہ ابھی تک اپنے ساتھیوں کے ساتھ شیزان کا بائیکاٹ جاری ہے۔

کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ کولڈ ڈرنک کی دکانوں میں ایک پیک ڈبے میں شیزان جوس مل رہا ہے میں اور میرا ایک دوست کولڈ ڈرنک کی دکان میں گئے تو شیزان جوس دیا گیا میں نے اپنے ایک دوست کو بتایا یہ قادیانیوں کی کمپنی ہے۔ اس کا بائیکاٹ کیا جائے تو میرے دوست نے بھی اس کا بائیکاٹ کیا جب دکاندار کو معلوم ہوا تو انہوں نے بھی شیزان والوں سے جوس لینا بند کر دیا جب جوس دینے والے نے دکاندار سے پوچھا کہ آپ ہمارا شیزان جوس کیوں نہیں لیتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا ہمارے علماء کہتے ہیں کہ یہ قادیانیوں کی کمپنی ہے یہ ہمارے دین اور نبی کے دشمن ہیں۔ اس لئے اسکا بائیکاٹ کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ مشروبات میں بعض یہودی اور عیسائیوں کی بھی کمپنیاں ہیں آپ ان کا بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے ہیں اور وہ بھی پاکستان میں رہتے ہیں ہم بھی پاکستانی ہیں۔

الحمدللہ ابھی کافی لوگوں کا پتہ چلا ہے تو شیزان جوس اور شیزان بوتل کی بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

لیکن بعض پروپیگنڈوں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں شبہ ڈال دیتے ہیں اس لئے میں بعض سوالات اس تحریر میں لکھ رہا ہوں

امید ہے آپ اپنے ہفت روزہ ختم نبوۃ رسالہ میں ان سوالات کے جوابات اور اس تحریر کو شائع کرکے بہت سے مسلمانوں کے شکوک و شبہات دور فرمائیں گے۔

۱ ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیزان کمپنی کو مسلمان نے خرید اہے۔ اب وہ چلا رہی ہے۔

ج:۔ بظاہر قادیانیوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق یہ قادیانیوں کی ملکیت ہے

س:۔ کیا شیزان جوس بھی قادیانیوں کی شیزان کمپنی کا تیار کردہ ہے؟

ج:۔ "شیزان کمپنی" کے سوا دوسرا کوئی "شیزان جوس" کیسے تیار کرسکتا ہے؟

س:۔ کیا بعض مشروبات کمپنیاں عیسائیوں اور یہودیوں کی بھی ہیں اگر ہیں تو نشاندہی فرمائے تاکہ ان سے بھی ہم اپنے آپ کو بچائیں گے۔

ج:۔ قادیانی کافر ہیں مگر وہ خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر کہتے، خنزیر اور ولدالحرام کہتے ہیں، اور پھر اپنی آمدنی کا بڑا حصہ مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کے ساتھ لین دین قطعاً ناجائز اور غیرت ملی کے خلاف ہے قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ ضروری ہے دوسرے کافروں کے ساتھ لین دین کی ممانعت اس صورت میں ہے جب کہ وہ ہمارے ساتھ حالت جنگ میں ہوں ورنہ ان کے ساتھ لین دین جائز ہے

چونٹیوں اور چھپکلی کو مارنا

نامعلوم جلالپور پیروالا

میرے گھر میں کھانے پینے کے برتنوں میں چونٹیاں بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ مثلاً چینی آٹا اور مصالحے کے برتنوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں تو ان کے اوپر ڈی ڈی ٹی پاؤڈر چھڑک کر ان کو ختم کرنا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو اس کا کوئی حل بتادیں کہ ان کو کس طرح سے ختم کردوں؟ اور اس کے ساتھ ساتھ چھپکلیاں بھی بہت زیادہ ہیں ان کو کیسے ختم کروں؟

ج: جائز ہے۔

شادی کے لئے رقم لینا

ایک صاحب کراچی

زید کی بیٹی کی شادی ہے۔ زید ریٹائرڈ ہو چکا ہے فلیٹ اپنا ہے لیکن اس پر بھی قرض دیتا ہے جو ہر ماہ قسط کی صورت میں ہے، اپنی بیٹی کی شادی کے لئے اس نے جو رقم رکھی ہے وہ زمانے کے لحاظ سے بہت ہی ناکافی ہے زید کا ایک لڑکا بھی ملازم ہے لیکن وہ ابھی نیا نیا کام سے لگا ہے۔ وہ بھی والد صاحب کا ہاتھ نہیں بٹا سکتا لہٰذا کیا زید ان حالات میں شادی کے لئے زکوٰۃ کی رقم لے سکتا ہے اور جو زکوٰۃ ادا کرے گا ہے اسکی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج: جو رقم اس نے جمع کر رکھی ہے اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو وہ زکوٰۃ نہیں لے سکتا اس کی تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ وہ بقدر ضرورت کسی سے قرض لے کر شادی کردے اور پھر اس کا قرض ادا کرنے کے لئے اس کو زکوٰۃ دے دی جائے۔

رشتہ کا مسئلہ

غلام مصطفےٰ خانسے

میری پہلی بیوی مرحومہ سے ایک لڑکی اور دو لڑکے ہیں چھوٹا لڑکا معذور ہے دوسری بیوی جو زندہ ہے اس سے دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک کی شادی ہو چکی ہے اور دوسری کی ہونے والی ہے، میرا ایک مکان اور کچھ رقم ہے اس کی تقسیم کس طرح ہوگی اور معذور لڑکے کے لئے بھی مشورہ عنایت فرمائیں تو میں بہت ممنون ہوں گا پہلی بیوی مرحومہ کی لڑکی اور ایک لڑکے کی شادی ہو چکی ہے۔

ج: اگر یہ وارث آپ کے بعد تک رہیں تو وراثت آٹھ حصوں پر تقسیم ہوگی۔ ایک بیوی کا، دو دو لڑکوں کے اور ایک ایک تینوں لڑکیوں کا۔

معذور لڑکے کا حصہ کسی کاروبار کمپنی میں (جو حلال ذریعہ سے کام کرتی اور شریعت کے مطابق تقسیم کرتی ہو) ہیں جمع کرادیا جائے جس کے منافع سے اس کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں اور اس کے بھائی کو اس کا کفیل مقرر کر دیا جائے۔

معذور لڑکے کی مصلحت کے لئے آپ اس کے حصہ سے زیادہ رقم بھی اپنی زندگی میں اس کو دے سکتے ہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۴ تا ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲ تا ۸ مارچ ۱۹۹۰ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 37

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

اِس شمارے میں

۱ — آپ کے مسائل — ۲
۲ — حمد باری تعالیٰ — ۴
۳ — اداریہ — ۵
۴ — خطبہ جمعہ — ۶
۵ — چار چیزیں — ۱۱
۶ — غیر محرم عورتوں سے اختلاط — ۱۳
۷ — چار یاران نبی — ۱۴
۸ — پکار ہے صرف یا اللہ مدد — ۱۷
۹ — اسلامی بم بر قادیانی دم — ۱۹

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر ۷۷۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود انور یوسف صاحب — برما
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

نارتھ امریکہ
وینکوور — جمال عبدالستار
ایڈمنٹن — عامر رشید
وینی پیگ — میاں احمد
ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
مونٹریال — آفتاب احمد
واشنگٹن — کرامت اللہ
شکاگو — محمد عبدالغنی
لاس اینجلس — مزمل رشید
سیکرامنٹو — چوہدری محمد شریف گجوری

بیرون ملک نمائندے
قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی
دوبئی — قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن
برما — محمود یوسف
بارباڈوس — اسماعیل قاضی
سوئٹزرلینڈ — اے کیو انصاری
برطانیہ — محمد اقبال
اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن
ڈنمارک — محمد ادریس
ناروے — میاں اشرف جاوید
افریقہ — محمد نذیر افریقی
ماریشس — محمد اخلاص احمد
ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا
ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش — محی الدین خان
مغربی جرمنی — مشتاق الرحمٰن
سنگاپور — سید ذبیر حسن بخاری

حمد باری تعالیٰ

جناب حافظ لدھیانوی

عطا مجھ کو کیا ہے تو نے دردو سوزِ پنہائی
بیاں کی حد میں آسکتی نہیں ہے لطف ارزانی

ہے سب کچھ تیری قدرت میں تو مالک بحر و بر کا ہے
اُڑاتا ہے ہوا کے دوش پر تختِ سلیمانی

دیا ہے آخری منشور تو نے ابن آدم کو
ہے سب کا رہنما ئے زندگی ہر حرفِ قرآنی

نظر آتے ہیں ہر اک گام جلوے تیری قدرت کے
کہ جن کو دیکھ کر رہتا ہے انساں غرقِ حیرانی

سوادِ صبح کا منظر یا ہو شام رنگیں کا
نظر آئی ترے انوار سے ہر چیز نورانی

کرم کا سلسلہ ہوتا ہے میری شعر گوئی میں
ہے میری حمد میں افکار تازہ کی فراوانی

کیا ہے قصد جب حافظ نے تیری حمد گوئی کا
نظر آئی اسے فکر و نظر کی تنگ دامانی

ڈیرہ میں مسجد ختم نبوت کو بابری مسجد بنانے کی کوشش

بھارت میں بابری مسجد کے مسئلہ پر سینکڑوں مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ جس پر پوری دنیائے اسلام خاص طور پر پاکستان میں زبردست احتجاج ہوا۔ حکمران طبقہ کی طرف سے بھی اس سلسلہ میں بیانات آئے۔

جہاں بھی کوئی مسئلہ کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس کا تعلق بھی مسلمانوں سے ہو تو ہم سراپا احتجاج بن جاتے ہیں۔ بننا بھی چاہیئے۔ کیوں کہ مسلمان کہیں بھی رہتے ہوں ان کی امداد و اعانت کرنا۔ ان کی حمایت کرنا۔ انہیں کوئی تکلیف یا نقصان پہنچے اس پر احتجاج کرنا ہم سب مسلمانوں کا فرض ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہمیں خود اپنے گھر کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔ ہمارا یہ عمل نہ ہونا چاہیئے کہ "دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت" ـــــــ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اگر بیرون ملک کوئی واقعہ ہوتا ہے۔ تو ہم سراپا احتجاج بن جاتے ہیں۔ اور اگر اندرون ملک کوئی واقعہ ہو تو چپ سادھ لیتے ہیں۔ مثلاً رشدی شیطان نے گستاخانہ ناول لکھا۔ ہم سراپا احتجاج بن گئے۔ اور بننا بھی چاہیئے۔ لیکن خود ہمارے ہاں ملعون قادیان مرزائے قادیانی کی کتابیں شائع ہو رہی ہیں اور تقسیم بھی ہوتی ہیں۔ جن میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریحاً گستاخیاں کی گئیں ہیں۔ لیکن اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتا۔ اور تنہا یہ محاذ اپنے دوستوں کے تعاون سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سنبھالا ہوا ہے۔

بھارت میں بابری مسجد کا مسئلہ اٹھا اس پر جلوس نکالے گئے' احتجاج ہوا' بیانات دیئے۔ ایسا ضرور کیا جانا چاہیئے تھا۔ لیکن یہاں ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بابری مسجد جیسی صورتحال پیدا ہو چکی ہے۔ اور وہاں مسجد ختم نبوت پر صوبہ سرحد کا محکمہ متروکہ وقف املاک مسجد کی حیثیت کو ختم کر کے محکمے کے دفاتر بنانے پر تلا ہوا ہے۔ لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہ رینگی ـــــــ افسوس صد افسوس

تفصیلات کے مطابق یہ پلاٹ جہاں مسجد ختم نبوت قائم ہے۔ قیام پاکستان کے وقت سے ہی مسجد کے لئے مخصوص کر دی گئی تھی۔ جہاں باقاعدہ نماز باجماعت ہوتی تھی۔ جلسے بھی ہوئے اس مسجد میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے بھی خطاب فرمایا۔ چونکہ وہ دور مشہور قادیانی ظفر اللہ خان کی وزارت خارجہ کا تھا۔ پورا ملک عملاً قادیانیوں کے کنٹرول میں تھا۔ اس اوپر کے اشارے پر انتظامیہ کی ملی بھگت سے قادیانیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ تو ڈاکٹر مولا بخش جو قادیانی تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ بحیثیت صدر قادیانی جماعت وہ اس کے متولی تھے مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے حلفیہ بیان دیا اور درخواست دی کہ ہم نے بحیثیت قادیانی مسلمانوں کی مسجد پر ناجائز قبضہ کیا تھا۔ اس لئے یہ مسجد مسلمانوں کے حوالے کی جائے۔

چنانچہ اس نئی صورت حال کے بعد مسجد دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی۔ اس وقت بجلی وغیرہ کے بل بھی مسجد ختم نبوت کے نام سے آتے ہیں۔ جو باقاعدہ ادا کئے جا رہے ہیں۔ اب گذشتہ دنوں محکمہ متروکہ وقف املاک کے دو معمولی اہلکاروں نے نامعلوم افراد کی شہ پر (جن میں قادیانی بھی ہو سکتے ہیں) مسجد نبوت کا بورڈ جس پر حدیث نبوی درج تھی اتار کر پھینک دیا۔ جس سے ڈیرہ کے عوام میں اشتعال پھیل گیا۔ بجائے اس کے کہ اس مسئلہ کو سلجھایا جاتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر محترم جناب ریاض الحسن گنگوہی، محمد شعیب گنگوہی اور سنی ایکشن کمیٹی دو مجاہدین جو موجود ہی نہیں تھے۔ گرفتار کر لیا۔ جو چند دن بعد ضمانت پر رہا ہوئے۔

مقامی انتظامیہ کے سامنے یہ مسئلہ تھا۔ کہ کیا اس جگہ کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔ یا یہ مسجد ہے؟ چنانچہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے فتویٰ بھی دیا۔ اور مشترکہ یادداشت بھی پیش کی کہ یہ مسجد ہے یہاں کسی قسم کا کوئی دفتر قائم نہیں کیا جا سکتا۔

مقامی انتظامیہ اس مسئلہ پر ابھی تک خاموش ہے۔ اس کی یہ خاموشی کسی خطرناک طوفان کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کچھ عناصر مسجد ختم نبوت کو بابری مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ ہم سرحد حکومت اور وہاں کی انتظامیہ کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ دانشمندی کا ثبوت دے۔ اور مسجد ختم نبوت میں دفاتر قائم کرنے کا جو سودا انتظامیہ کا دماغ میں سمایا ہوا ہے۔ اسے ترک کر دے۔

ورنہ یاد رکھے! کہ اب تو چند گرفتاریوں تک نوبت آئی ہے۔ مسلمان اللہ کے مقدس گھر کی عزت و تکریم کے لئے جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ ہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ جن افراد نے بورڈ اتار کر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر پھینکا۔ اور اس کی بے حرمتی کی۔ انہیں فوراً گرفتار کر کے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

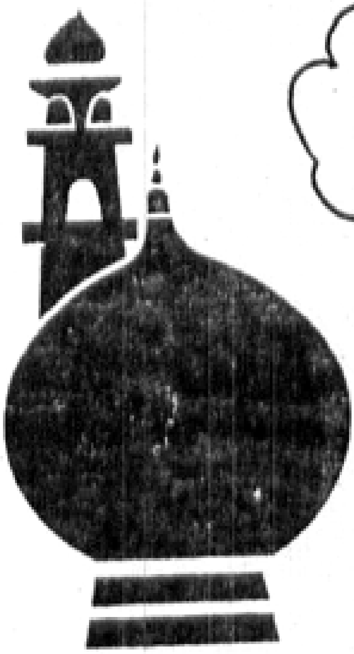

خطبہ جمعہ

حسد کی بیماری اور اس کا علاج

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

حسد ایک بیماری ہے دل کی، جس کے معنی ہیں کسی کی نعمت سے جلنا، ایک شخص کے پاس ہم کوئی نعمت دیکھتے ہیں مثلاً اس کو کھانے کو اچھا ملتا ہے، یا پہننے کو اچھا مل گیا، کوئی رشتہ اچھا ہو گیا، مکان اچھا بن گیا، اس کا کاروبار چمک گیا، اس کو کوئی حیثیت مل گئی، کوئی عہدہ مل گیا، اس کی ان نعمتوں کو دیکھ کر بعض لوگوں کے دل میں جلن پیدا ہوتی ہے اس کو یہ چیز کیوں ملی؟ اور جی یوں چاہتا ہے کہ اس کے پاس سے یہ نعمت چھن جائے، یہ تو حسد کہلاتا ہے اور اگر کسی کی نعمت دیکھ کر یہ تمنا پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ نعمت عطا فرما دیں تو اس کو غبطہ یعنی رشک کرنا کہتے ہیں، اس رشک میں اس شخص سے نعمت کے زائل ہونے کی تمنا نہیں ہوتی، یعنی یہ تمنا نہیں ہوتی کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے، بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور زیادہ عطا کرے، لیکن یہ تمنا بھی ہوتی ہے کہ کاش یہ نعمت مجھے بھی مل جائے آدمی کا دل نعمت کے حصول کے لئے للچاتا ہے، یہ رشک ہے، اس کی اجازت ہے کیونکہ یہ انسان کی فطرت ہے .... کہ جب بھی کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھتا ہے تو تمنا کرتا ہے کہ یہ نعمت مجھے بھی مل جائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

لا حسد الا فی اثنین، رجل آتاہ اللہ
مالاً فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق.
ورجل آتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی
بھا ویعلمھا. متفق علیہ (مشکوٰۃ ص۱۳۲)

یعنی لائق رشک صرف دو آدمی ہیں!

یہاں حسد سے غبطہ اور رشک مراد ہے، مطلب یہ ہے کہ دنیا میں اگر کوئی لائق رشک ہے تو صرف دو آدمی ہیں جن پر آدمی کو رشک کرنا چاہیئے،

"ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے، مال عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلط کر دیا، اس کے ہلاک کرنے پر یعنی اس کے خرچ کرنے پر حق کے راستوں میں!"

کہ وہ نیک کاموں میں مال کو خرچ کرتا ہے تو یہ شخص قابل رشک ہے، اس سے معلوم ہوا کہ محض مال کا مل جانا قابل رشک نہیں کہ کسی آدمی کو مال مل جائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو توفیق دیں، رضائے الٰہی کے مطابق اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کی تو ایسا شخص واقعی لائق رشک ہے، اور اگر مال مل گیا لیکن وہ اس کو غلط راستوں پر خرچ کرتا ہے تو یہ شخص لائق رشک نہیں اس کی تمنا نہیں کرنی چاہیئے اور دوسرا آدمی لائق رشک وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا وہ اپنے علم کے ساتھ خود بھی منتفع ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی نفع پہنچاتا ہے، یہ شخص بھی لائق رشک ہے کہ اللہ ہمیں بھی ایسا بنا دے، تو یہ دو آدمی لائق رشک ہیں، گویا دنیا کی نعمتوں میں صرف دو نعمتیں ایسی ہیں جن پر رشک کیا جائے ایک یہ کہ کسی کو اللہ تعالیٰ مال عطا فرمائیں اور وہ مال اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہو، دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا ہو اور وہ اس کو صحیح طور پر استعمال کرتا ہو، ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ لوگ چار قسم کے ہیں ایک وہ آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال بھی عطا فرمایا اور علم بھی عطا فرمایا، اور وہ اس مال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس کو علم کے مطابق نیکی کے مصارف میں خرچ کرتا ہے، مسجدیں بنواتا ہے، مدارس بنواتا ہے، غریبوں، محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی خدمت کرتا ہے، رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کرتا ہے، مخلوق کی خدمت کرتا ہے

"فھذا بافضل المنازل"

یہ شخص سب سے افضل اور اعلیٰ ترین مرتبے میں ہے اور ایک شخص وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا لیکن مال نہیں دیا، یہ اس پہلے آدمی کو دیکھ کر بہت ہی رشک کرتا ہے اور دل میں یہ تمنا کرتا ہے کہ اے کاش! مجھے بھی مال مل جاتا تو میں بھی اسی طرح اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرتا جس طرح یہ شخص خرچ کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

"فاجرھما سواء"

اس شخص کو اللہ تعالیٰ اس کی نیت پر اتنا ہی اجر عطا فرمائیں گے جتنا خرچ کرنے والے کو عطا فرماتے ہیں دونوں کا اجر برابر ہے۔

تیسرا آدمی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے لیکن علم نہیں دیا، وہ اس مال میں خبط کرتا ہے نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے نہ صلہ رحمی کرتا ہے نہ خیر کے کاموں میں خرچ کرتا ہے بلکہ غلط راستوں میں خرچ کرتا ہے، وہ مال کو خرچ کرتا ہے اپنی خواہشات میں، خرچ کرتا ہے لغویات میں، خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں، یہ شخص سب سے بدترین مرتبے کا ہے، اور ایک چوتھا آدمی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ علم دیا نہ مال دیا، یہ اس تیسرے آدمی کو دیکھ کر کہتا ہے کہ کاش! ہمارے پاس مال ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی کرتے، دیکھو! اس نے لڑکے کے ختنے کی تقریب کیسی شاندار کی، کنجریاں نچوائیں، ڈھول بجائے، ہمارے پاس پیسہ ہوتا تو ہم بھی یہ سب کچھ کرتے، دیکھو! اس نے کیسی دھوم دھام سے شادی کی۔ اور اس پر کتنا خرچ کیا، ہمارے پاس دولت ہوتی تو ہم بھی

اسی طرح کرتے، اسی طرح مال دار کے گھر جتنے غلط کام ہوتے ہیں، یہ سب پر رشک کرتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ اس کے گھر میں ٹی وی ہے فلاں فضول چیز ہے فلاں غلط چیز ہے ہمارے پاس پیسے نہیں اگر ہوتے تو ہم بھی یہ ساری چیزیں گھر میں لاڈالتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

فھو علی نیتہ فوزرھما سوا

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح مشکوٰۃ ص۴۵۱)

اس کو اس کے ارادے اور قصد کی وجہ سے اتنا ہی گناہ ملے گا جتنا کہ اس دوسرے آدمی کو ملے گا۔ نعوذ باللہ بڑا بدقسمت ہے یہ شخص کہ اپنے جہل کی وجہ سے بیٹھے بٹھائے گناہ گار ہوگیا، اور گناہ گاری میں حصہ لے لیا۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ رشک تو یہ ہے کہ ہم کسی شخص کی ریس کرنا چاہیں، دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ نعمت عطا فرمائیں۔ تو بھئی اگر رشک کرنا ہے تو کسی نیکی پہ کرو، کسی کی برائی پر کیا رشک کرنا ہے یہ دو آدمی ہیں قابل رشک ان پر کرو۔

ایک ہوتا ہے حسد، یعنی کسی کی نعمت کو دیکھ کر جل جانا کہ اس کو یہ نعمت کیوں ملی؟ اور کسی کی نعمت کو برداشت نہ کرسکنا، یہ تمنا کرنا کہ کاش یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے، ہمیں بھلے ملے یا نہ ملے، یہ حسد دل کی بیماری ہے، اور منشأ اس کا تکبر ہے، یعنی اپنے آپکو بڑا سمجھنا، اس کو چھوٹا سمجھنا اور اس کو اس نعمت کا اہل نہیں سمجھنا، حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے مومن تو کسی مسلمان بھائی کی نعمت کو دیکھ کر اس پر کیوں حسد کرتا ہے، کیوں جلتا ہے، اس لئے کہ اس کو جو نعمت ملی ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملی ہے اور تم کو جو نہیں ملی یہ بھی من جانب اللہ بات ہے، اب جو تم اس پر حسد کرتے ہو اس کی دو ہی وجہیں ہو سکتی ہیں، یا تو تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ شخص اس نعمت کا اہل نہیں تھا، اس کو نہیں ملنی چاہیئے تھی، یہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے، گویا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو تقسیم نہیں کرنا آتا۔ نعوذ باللہ تبھی تو تم اعتراض کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت اس شخص کو کیوں دیدی؟ تمہیں معلوم ہوگا دنیا کا سب سے پہلا کافر اس حسد کی وجہ سے بنا۔ شیطان کو اسی حسد نے شیطان بنایا

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنایا اور فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو، ملائکہ کو کیا عذر تھا، جبرئیل ہیں، اسرافیل ہیں، میکائیل ہیں، عزرائیل ہیں، ملائکہ مقربین ہیں، حاملین عرش ہیں، بڑے بڑے درجے کے فرشتے ہیں لیکن سب حکم الٰہی کے تابع ہیں، دل وجان کے ساتھ حکم الٰہی کے مطیع ہیں

"لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون"

ان کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حکم ہو جائے اس کی نافرمانی نہیں کرتے، اور ان کو جو حکم ہو جائے اسے کر ڈالتے ہیں، فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو، مالک کا حکم تھا بغیر توقف کے تمام کے تمام فوراً سجدہ میں گر گئے سب کے سب مل کر آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ بجا لائے۔ "الا ابلیس" مگر ابلیس، آدم علیہ السلام کے سامنے نہیں جھکا اس نے سجدے سے انکار کر دیا اللہ تعالیٰ نے پوچھا تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟

"قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین"

کہنے لگا کہ میں آدم کو سجدہ نہیں کرسکتا کیونکہ میں اس سے بہتر ہوں آپ نے مجھے آگ سے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے، اب میں بڑا اور یہ چھوٹا، اور بڑے کو یہ کہنا کہ وہ چھوٹے کے سامنے جھکے یہ حکمت کے خلاف ہے، تو شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کیا، لیکن آدم علیہ السلام پر حسد کرنا درحقیقت اعتراض تھا اللہ تعالیٰ کے فعل پر، نعوذ باللہ اس کا یہ مطلب تھا کہ آپ کا یہ حکم غلط ہے۔ شیخ فرماتے ہیں تم جو کسی کی نعمت کو دیکھ کر حسد کرتے ہو، اور جلتے ہو ذرا یہ تو سوچو کہ نعمت کے عطا کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہیں، یہ نعمت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے، تو تم گویا یہ کہنا چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ غلط ہے (نعوذ باللہ) اب تمہی بتاؤ تمہارا مقام کیا ہوگا؟ جو شخص کہ فیصلہ الٰہی پر اعتراض کرتا ہو اس کا مقام کیا ہے؟ حسد کا دوسرا منشاء یہ ہو سکتا ہے کہ مجھے ملنی چاہیئے تھی یہ نعمت، مجھے کیوں نہیں ملی، یہ دوسری طرف سے اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیوں محروم رکھا؟ تم جب سمجھتے ہو کہ یہ چیز مجھے ملنی چاہیئے تھی، تو گویا تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ یہ تمہارا ذاتی استحقاق ہے۔ ابلیس نے بھی تو یہی کہا تھا کہ میں اس سے بہتر ہوں، میں اس کا مستحق تھا کہ آدم میرے سامنے سجدہ کریں نہ یہ کہ الٹا مجھے کہا جائے کہ میں آدم کو سجدہ کروں، تو نعمت کو تم نے اپنا ذاتی استحقاق سمجھا، ذاتی سمجھتے ہوئے تم نے تو شیطان نے فیصلہ خداوندی پر اعتراض کیا کہ اس نعمت کا حق تو میرا تھا آپ نے میرے بجائے آدم کو یہ نعمت دے دی۔ تو حاسد ایسا احمق ہے کہ وہ دراصل اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر معترض ہے ــــ اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس کے جلنے سے ہوگا کچھ نہیں جس پر حسد کر رہا ہے، اس کی نعمت زائل نہیں ہوگی، بلکہ یہ خود جلتا رہے گا، دنیا میں بھی جلے گا اور آخرت میں بھی جلے گا، یہاں حسد کی آگ میں جلتا ہے وہاں جاکر جہنم کی آگ میں جلے گا۔

اور یہ حسد کی بیماری بہت سی برائیوں کا منبع ہے جب اس کو کسی پر حسد ہوگا تو لوگوں کے سامنے اس کی برائی بیان کرے گا، تاکہ لوگوں کے دل میں اس کی عزت نہ رہے کیونکہ یہ سمجھے گا کہ لوگوں کے دل میں اس کی عزت ہے میری نہیں اس نعمت کی وجہ سے اس کو نیچا گرانا چاہے گا تو اس کی برائیاں کرے گا، اس کو کوئی نہ کوئی ایذا پہنچانے کی کوشش کرے گا اس کو کسی نہ کسی طرح ستائے گا، یہ وہ تمام افعال ہیں جن کی وجہ سے یہ غضب الٰہی کا مورد بنے گا، کسی مسلمان کی غیبت کرنا بھی کبیرہ گناہ، کسی مسلمان کو ایذا پہنچانا بھی کبیرہ گناہ، یہ کوئی نہ کوئی تہمت تراشے گا کوئی نہ کوئی بات بنائے گا لوگوں کے ذہن کو اس کی طرف سے پھیرنے کے لئے کوئی نہ کوئی افسانہ تراشے گا۔ تو غیبت، بہتان تراشی اور ایذا رسانی جیسے گناہ اس حسد سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب

(رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۴۲۸)

حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا لیتی ہے!

یہ حاسد بیچارہ حسد میں ایسا مشغول ہے کہ اول تو اس سے نیکیاں کی ہی نہیں جائیں گی، جس شخص کو فیصلہ خداوندی پر اعتراض ہو وہ نیکی کیا کرے گا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ناخوش

ہو اس کو طاعت و عبادت کی توفیق کیسے ہوگی؟ وہ تو آگ میں جلے گا، اور پھر حسد کرنے کی وجہ سے اس سے گناہ سرزد ہوں گے کسی مسلمان کی غیبت کرنے کے، اس پر بہتان لگانے کے، اس کو ستانے کے، اس کے خلاف کوئی تدبیر کرنے کے، لوگوں کو برگشتہ کرنے کے، اور آخرت کا اصول یہ ہے کہ جتنی کسی مسلمان کی برائی کرے گا، اس کو ستائے گا، قیامت کے دن اس کی اتنی نیکیاں اس مظلوم کو دلا دی جائیں گی، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أتدرون ما المفلس"

جانتے ہو مفلس کون ہے؟"

صحابہ نے عرض کیا: ہم تو مفلس اس کو کہتے ہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو، مال و دولت نہ ہو، ارشاد فرمایا کہ "میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دیگر طاعات لے کر آئے لیکن اس حالت میں آئے کہ اس کو گالی دی تھی، اس پر تہمت لگائی تھی، اس کا مال کھایا تھا، اس کا خون بہایا تھا، اس کو مارا پیٹا تھا، پس اس کی کچھ نیکیاں یہ لے گیا کچھ وہ لے گیا، اس کے ذمہ جو حقوق ہیں اگر وہ ادا نہیں ہوئے کہ نیکیاں ختم ہوگئیں، تو ان کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے گئے اور اس کو جہنم میں پھینک دیا گیا۔"

(مشکوٰۃ ص ۴۳۵، بروایت مسلم)

تو یہ اپنے خیال میں لوگوں سے دشمنی کر رہا ہے لیکن اتنا احمق نادان ہے کہ کمائی بھی اپنے انہی دشمنوں کو کر کے دے رہا ہے، کماتا ہے اور کمائی کر کے ان کے بینک میں جمع کروا رہا ہے۔

ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

میرے دو غلام ہیں، مجھے جھٹلاتے ہیں، میری خیانت کرتے ہیں، نافرمانی کرتے ہیں، اور میں ان کو گالیاں بکتا ہوں، مارتا پیٹتا ہوں، یا رسول اللہ! میرا اور ان کا معاملہ قیامت کے دن کیسا رہے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انہوں نے جو تیری خیانت کی ہوگی، جتنی تیری نافرمانیاں کی ہوں گی، اور تجھے جھٹلایا ہوگا قیامت کے دن اس کا بھی میزانیہ تیار کر لیا جائے گا، اور تو نے جو ان کو گالیاں دی ہوں گی، ان کو مارا پیٹا ہوگا، ان کو تکلیف پہنچائی ہوگی، اس کی بھی میزان لگا دی جائے گی، پھر دونوں کا وزن کر لیا جائے گا، اگر دونوں برابر ہوگئے تو نہ تجھے کچھ دینا پڑا نہ لینا پڑا۔ اور اگر ان کا تاوان زیادہ تھا اور جو تم نے سزا دی وہ کم تھی تو تم بچت میں رہے، اور اگر تم نے سزا زیادہ دی تھی اور ان کا قصور کم تھا تو زیادتی کے بقدر تم سے ان کا بدلہ لیا جائے گا اور تمہاری نیکیاں لے کر ان کو دے دی جائیں گی، وہ شخص یہ سن کر مسجد کے کونے میں بیٹھ کر رونے لگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلوایا اور فرمایا روتے کیوں ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

ونضع الموازين القسط ليوم القيامة
فلا تظلم نفس شيئا

سورۃ انبیاء، آیت نمبر ۴۷، پ نمبر ۱۷

اور ہم قائم کریں گے انصاف کے تول قیامت کے دن، سو ظلم نہیں کیا جائے گا کسی نفس پر ذرا بھی اور اگر رائی کے دانے کے برابر کوئی عمل ہوگا، اچھا یا برا ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب لینے والے!

وہ صاحب کہنے لگے یا رسول اللہ! بچت کی صورت تو یہی نظر آتی ہے کہ میں ان سے اپنا معاملہ ختم کردوں، اور یا رسول اللہ! اور میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ لوجہ اللہ آزاد ہیں، میں ان کو آزاد کرتا ہوں۔

بڑا ہی احمق ہے وہ شخص جو نیکیاں کرے اور پھر نیکیاں کر کے پھر اپنے دشمنوں کو جن سے وہ دشمنی رکھتا ہے ان کے کھاتے میں جمع کروا دے، اپنے خیال میں یہ ان کی برائی کر رہا ہے، ان کی غیبت کر رہا ہے، ان کو گرانا چاہتا ہے، ان کو ایذا دینا چاہتا ہے، کبھی اس کے خلاف خفیہ سازشیں کرتا ہے، بعض لوگ تعویذ گنڈے کرتے ہیں، بعض لوگ ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں، اور بعض جادو کرتے ہیں اس کا کام نہ ہو، یہ سب اسی بیماری کی شاخیں ہیں وہ جو اپنے اندر ہے، یعنی حسد کی جو بیماری ہے، یہ سب اس کی شاخیں ہیں، اور وہ جو تمہاری نیکیوں کو کھا رہی ہیں،

ایک دفعہ ہم تبلیغی چلہ میں گئے ہوئے تھے، میرے چھوٹے بھائی عبدالستار بھی میرے ساتھ تھے، اور ہم پشاور کے علاقے میں گئے ہوئے تھے، کبھی جماعت کے ساتھیوں میں بھی رنجش ہو جاتی ہے، بعض دفعہ بعض ساتھی اناڑی آدمی ہوتے ہیں، اصولوں کی پابندی نہیں ہوتی، فہم پورا نہیں ہوتا، آپس میں رنجش ہو جاتی ہے، چنانچہ ہمارے ساتھیوں میں بھی ایک ساتھی کا دوسرے کے ساتھ کچھ ایسا معاملہ ہوگیا، تو میرے بھائی صاحب کہنے لگے کہ دراصل اس راستے میں نیکیاں بہت ملتی ہیں، اللہ کے راستے میں نکل کر نیکیاں بہت ملتی ہیں، اور شیطان نہیں چاہتا کہ ہم ساری نیکیاں محفوظ کر کے لے جائیں، وہ چاہتا ہے کہ ہماری نیکیوں کی اس ٹینکی میں کوئی سوراخ کر دیا جائے، تاکہ پانی نکلتا رہے اور ٹینکی خالی ہوتی رہے، اس لئے وہ ایسے شوشے چھوڑتا ہے ہمارے ساتھیوں کے درمیان، تاکہ وہ اپنی نیکیوں کی ٹرجیاں بھر کر نہ لے جائیں، کچھ نہ کچھ بوجھ ہلکا کرتے جائیں، اللہ کے بندو! یہ سوچو کہ ہم سے نیکیاں ہوتی ہی کتنی ہیں، اور جو تھوڑی بہت بن پڑتی ہیں وہ بھی لوگوں کو دے کر چلے جاتے ہو؟

تو شیخ نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے بندے تو کسی مسلمان پر حسد کیوں کرتا ہے، اس کو نعمت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اگر تجھ کو اس پر اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نعمت کیوں عطا فرمائی ہے تو تو شیطان کا چھوٹا بھائی ہے، اس لئے کہ اس نے بھی یہی اعتراض کیا تھا، تیری ضد اس شخص کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے، تو دشمنی اس کے ساتھ نہیں کر رہا، بلکہ دشمنی اللہ تعالیٰ سے کر رہا ہے، اور اگر تجھے یہ شکایت ہے کہ یہ نعمت مجھے کیوں نہیں دی گئی تو اس میں دو قباحتیں ہیں ایک یہ کہ تو اپنے آپ کو بڑا سمجھ رہا ہے، نعمت کا مستحق سمجھ رہا ہے، اور دوسری قباحت یہ کہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ ناانصافی کی ہے کہ یہ نعمت تجھے نہیں دی۔

شیخؒ فرماتے ہیں کہ جانتے نہیں ہو کہ حق تعالیٰ حکیم و علیم ہیں، ان کا جو معاملہ جس کے ساتھ بھی ہے وہ علم و حکمت پر مبنی ہے، تم کون ہوتے ہو دخل دینے والے؟

ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ بہت اچھی بات فرماتے تھے، فرماتے تھے تم دوسروں کی طرف دیکھتے ہی کیوں ہو؟ تم یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ میرے ساتھ کیسا ہے؟ زید کے ساتھ یہ ہے، عمرو کے ساتھ

یہ ہے، عجز کے ساتھ یہ ہے، تم لوگوں کے پیچھے پڑتے ہی کیوں ہو؟ تم یہ دیکھو میرے ساتھ اللہ کا معاملہ کیا ہے؟ کوئی ضرورت ہے تو مانگو اللہ تعالیٰ سے، ان کا دربار کھلا ہوا ہے، بند تو نہیں ہوا، اللہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا، اور تمہاری زبان بھی چلتی ہے، اللہ کے فضل سے گونگی نہیں ہے، تمہارے ہاتھ پھیلانے کے لئے بھی موجود ہیں، اللہ کے سامنے ہاتھ کیوں نہیں پھیلاتے، کیوں اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتے ہو، وہ بخیل تو نہیں ہے کہ تمہیں نہیں دے گا۔

اگر اس بات پر نظر ہو جائے مجھے کہ لوگوں سے کیا واسطہ؟ مجھے تو یہ دیکھنا ہے کہ میرے ساتھ میرے اللہ کا معاملہ کیا ہے، تو ہماری ساری بیماریوں کا علاج ہو جائے، آدمی کیوں کسی پر حسد کرے، کسی کے پاس نعمت دیکھو کر اس کے لئے دعائے برکت کرو، اللہ تعالیٰ اس میں اور برکت عطا فرمائے،

ہمارے حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: "حسد کا علاج یہ ہے کہ جس سے حسد ہو اس کے لئے ترقی خیر کی خوب دعا کیا کرے، اور اس کے ساتھ احسان بھی کرتا رہے خواہ مال سے، یا بدن سے، یا دعا سے، چند دنوں میں حسد دور ہو جائے گا": (انفاس عیسیٰ)

اسی طرح جس سے حسد ہو لوگوں کے سامنے اس کی تعریف کرو، اس کی تعریف کرنے کو جی تو نہیں چاہے گا، جی تو یہ چاہے گا کہ اس کی برائی کروں، لیکن برائی نہ کرو، بلکہ تعریف کرو، اس میں تمہیں تکلف سے کام لینا پڑے گا، اور نفس کی خواہش اور چاہت کے خلاف کرنا پڑے گا اسی کا نام مجاہدہ ہے، اس مجاہدہ کی برکت سے رفتہ رفتہ حسد کی بیماری انشاء اللہ جاتی رہے گی۔

یہ حسد کبھی تو ہوتا ہے دنیا کے مال و دولت پر، عام لوگ اس میں مبتلا ہیں، کبھی ہوتا ہے جاہ و مرتبہ پر کہ اس کو یہ مرتبہ کیوں ملا مجھے کیوں نہیں ملا، کبھی ہوتا ہے کسی کے علم و فضل پر، اس لئے اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے، یہ حسد مولویوں کی خاص بیماری ہے، ایک روایت میں ہے کہ چھ آدمی چھ جرموں کی وجہ سے ایک سال پہلے بغیر حساب کے دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ امراء و سلاطین ظلم و جور کی وجہ سے، عرب عصبیت (قومی تفاخر) کی وجہ سے، گاؤں کے چوہدری تکبر کی وجہ سے، تاجر لوگ جھوٹ اور خیانت کی وجہ سے، علماء حسد کی وجہ سے، اور مالدار لوگ بخل کی وجہ سے۔ (کنز العمال صفحہ ۹۵ ج ۱)

حکام ظلم اور جور کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حکومت دی ہو اس کو عدل کا حکم ہے، حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

ان اللہ یأمرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل" (النساء: ۵۸)

"اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ تم امانتیں امانت والوں کے سپرد کر دو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو حق و انصاف کا فیصلہ کرو۔"

جس کو اللہ تعالیٰ نے قدرت عطا فرمائی ہو، حکومت عطا فرمائی ہو، اقتدار عطا فرمایا ہو، اس پر عدل کو لازم کر دیا ہے ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں:

یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرماً فلا تظالموا"

(مشکوٰۃ ص ۲۰۳ بروایت مسلم)

"اے میرے بندے میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی بند کر رکھا ہے اور اس کو تمہارے آپس میں بھی حرام قرار دیا ہے اس لئے ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔"

یعنی جب میں نے ظلم اور ناانصافی کو اپنے اوپر بھی حرام کر رکھا ہے، تو تمہیں کیسے اس کی اجازت دوں گا جو چیز اللہ کے حق میں حرام ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے لئے بھی ممنوع قرار دے رکھا ہے تو وہ تمہارے لئے کیسے حلال ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کسی سے بے انصافی نہیں فرماتے اس لئے کسی کو ظلم کی اجازت بھی نہیں دیتے، تو حکام ظلم و جور کے مرتکب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ جہنم کا ایندھن بنتے ہیں اور گاؤں کے رئیس تکبر کے مرتکب ہوتے ہیں، ان کو تکبر کی وجہ سے اور تاجر لوگوں کو خیانت کی وجہ سے دوزخ میں داخل کیا جائے گا، تاجر لوگ گھپلا ضرور کرتے ہیں تجارت میں اور شیطان نے ان کے کان میں ایک بات پھونک دی ہے یہ منتر پھونک دیا ہے، شیطان کے بھی مختلف منتر ہیں، ہر ایک کو دم کرنے کے لئے اس نے الگ منتر ایجاد کئے ہوئے ہیں، اس نے تاجروں کے کان میں یہ منتر پھونک دیا ہے کہ میاں اگر تم نے یہ نہ کیا تو تمہاری تجارت ٹھپ ہو جائے گی، اس لئے تجارت میں کچھ نہ کچھ گھپلا ضرور کرنا پڑتا ہے، ایک چیز میں عیب ہے، تمہیں معلوم ہے اس میں عیب ہے، تم گاہک کو نہیں بتلاتے ہو، وہ انجان ہے، ناواقف ہے، وہ چیز کو لے جاتا ہے، اور تمہاری دیانت و امانت سے دھوکہ کھا جاتا ہے، تم خوش ہوتے ہو کہ ہم نے مال نکال دیا، مال نکال نہیں دیا بلکہ خیانت اپنے کھاتے میں ڈال لی ہے حدیث شریف میں ہے:

التجار یحشرون یوم القیامۃ فجاراً الا من اتقی وبر وصدق"

(مشکوٰۃ ص ۲۴۳، بروایت ترمذی وغیرہ)

یعنی تاجر لوگ قیامت کے دن بدکار اٹھائے جائیں گے، سوائے اس شخص کے جس نے تقویٰ سے کام لیا، نیکی سے کام لیا اور سچائی سے کام لیا، دیانت و امانت سے کام لیا"۔

اگر جھوٹ بول کر اور قسمیں کھا کے سودا بیچ دیا تو دو ٹکے تو ضرور مل گئے لیکن تمہیں یہ معلوم نہیں کہ تم نے اپنا کتنا نقصان کر لیا، مومن کی شان تو یہ ہے کہ اس کے معاملے میں صفائی ہو، مجھے اپنے بچپن میں اپنی طالب علمی کے زمانے میں کتابوں کا بہت شوق ہوتا تھا اب بوڑھا ہو گیا ہوں مگر یہ شوق اب بھی کچھ کم نہیں ہے، اس شوق کی وجہ سے میں گرمی کے دنوں میں کتب خانوں میں گھومتا رہتا تھا، ملتان میں ایک کتب خانہ تھا، جس کے مالک مولانا عبدالتواب تھے، اہل حدیث تھے، بے چارے اپاہج تھے، رینگ کر چلتے تھے، ایک دن مجھے ایک کتاب بہت پسند آئی، میں نے کتاب نکالی اور ان سے پوچھا کہ اس کی کتنی قیمت ہے وہ مجھے فرماتے ہیں یہ آپ کے لینے کی نہیں، معیوب ہے، اس میں عیب ہے، میں لے جاتا تو مجھے پتہ بھی نہ چلتا، سالوں بعد کبھی پڑھتا تو شاید پتہ چلتا، میں ان مولانا صاحب کی تاجرانہ دیانت سے بہت متاثر ہوا، میرے ایک اور دوست دکاندار تھے میں ان سے کوئی چیز خریدتا تھا تو پوچھتا تھا کہ حاجی صاحب

کیسی ہے یہ چیز؟ وہ فرماتے کہ آپ کے سامنے ہے، ابھی تعریف نہیں کرتے تھے کہ اچھی ہے لے لو، نہیں، بلکہ صرف یہ کہہ دیتے کہ تمہارے سامنے ہے، اب تو تاجر لوگ چیزوں میں کھوٹ ملاتے ہیں، ملاوٹ کرتے ہیں اور نا معلوم کیا کیا کرتے ہیں، دیانت اور امانت کا دامن ہم نے چھوڑ رکھا ہے، اور ماشاء اللہ سب کو تو نہیں کہتا، اللہ کے کچھ بندے اب بھی ہیں جو تجارت میں بھی دیانت و امانت سے کام لیتے ہیں، اور جس دن اللہ تعالیٰ کے یہ بندے نہیں رہیں گے اس دن آسمان اور زمین کی ضرورت نہیں رہے گی، ان کو توڑ پھوڑ دیا جائے گا،

بلاشبہ ابھی اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے موجود ہیں۔ ورنہ اکثر لوگوں نے دیانت اور امانت کو چھوڑ رکھا ہے، جائز و ناجائز کا حرام و حلال کا، کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کا ان کا کوئی تصور ہی نہیں، کہ یہ بھی کوئی برائی ہے تو تاجر لوگ خیانت کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے اسی لئے حدیث میں فرمایا:

"تاجر لوگ قیامت کے دن بدکار اور نافرمان لوگوں کے زمرے میں اٹھائے جائیں گے مگر جس نے تقویٰ، سچائی اور نیکی سے کام لیا وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔"

اور ان کے مقابلے میں جو تاجر کہ صدق اور امانت سے کام لیتا ہو، صدوق (سچ بولنے والا) اور امین (امانت سے کام لینے والا ہو) اس کے بارے میں فرمایا ہے:

"التاجر الصدوق الامین مع النبیین و الصدیقین والشھداء والصالحین"

(مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

یعنی جو تاجر کہ صادق و امین ہو اس کا حشر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور اولیاء اللہ میں ہوگا۔

ان کے ساتھ اٹھایا جائے گا، اللہ تعالیٰ ان کی معیت نصیب فرمائیں گے کیسی عجیب بات ہے کہ اپنا کام بھی کر رہا ہے اور اپنی آخرت بھی بنا رہا ہے، یعنی صدق و امانت کے ساتھ تجارت کرنے کا بڑا درجہ ہے، جبکہ آدمی دوسرے کاموں میں بھی متقی ہو، پرہیزگار ہو۔

قاریوں کے بارے میں جو فرمایا اس سے مراد علماء بھی ہیں قراء کے بارے میں فرمایا کہ یہ قاری لوگ حسد کی وجہ سے ایک سال پہلے جہنم میں ڈالے جائیں گے، یہ حسد ان کی خاص بیماری ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔

یہ حسد کی بیماری دراصل احساس کمتری کی شاخ ہے، اصل میں آدمی جب سمجھتا ہے کہ اسے چھوٹا بنا دیا گیا، اور دوسرا بڑا بن گیا یا بنا دیا گیا، تو قدرتی طور پر حسد پیدا ہوتا ہے، یہ کم ظرفی کی علامت ہے جو حوصلہ بلند ہو آدمی کا تو پھر دوسرے پر حسد نہیں آتا، حسد ایسی بری چیز ہے کہ اسی کی وجہ سے شیطان راندۂ درگاہ ہوا، اور اس نے حکم الٰہی سے سرتابی کی ہمارے حضرت ڈاکٹر صاحب حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کرتے تھے کہ شیطان میں تین چیزیں تھیں، چوتھی نہیں تھی، وہ بڑا عالم تھا اتنا بڑا عالم کہ معلم الملکوت کہلاتا تھا یعنی فرشتوں کا استاد، وہ عابد تھا اور اتنا بڑا عابد کہ اس نے آسمان کے چپے چپے پر سجدہ کیا تھا، وہ عارف بھی تھا یعنی اللہ کی معرفت اس کو حاصل تھی، اور اتنا بڑا عارف کہ اللہ تعالیٰ اس کو فرماتے ہیں۔

"فاخرج منھا فانک رجیم و ان علیک اللعنۃ الیٰ یوم الدین"

(الحجر ۳۴/۳۵)

نکل جا یہاں سے تو مردود ہے، اور تجھ پر قیامت تک لعنت ہوگی۔"

لیکن وہ عین غضب کی حالت میں کہتا ہے:

"رب فانظرنی الیٰ یوم یبعثون"

(الحجر ۳۶)

"اے میرے رب! مجھے مہلت دیجئے قیامت تک۔"

آپ مجھے راندۂ درگاہ تو کر رہے ہیں، یہ ایک بات تو منظور کر لیجئے، ظالم عین غضب کی حالت میں مانگ رہا ہے، کیا غصہ کی حالت میں بھی کچھ مانگا جاتا ہے۔؟

حضرت فرماتے ہیں کہ شیطان عارف تھا، جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا غضب اللہ تعالیٰ کو مغلوب نہیں کرتا، اس حالت میں بھی مانگوں تو وہ دیں گے، یہ تو ہماری شان ہے کہ ہم غصہ سے مغلوب ہو جاتے ہیں، اور جب تک غصہ رہتے ہیں اس وقت تک کسی کی سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے، لیکن اللہ تعالیٰ کا غضب ایسا نہیں۔

حضرتؒ نے فرمایا کہ تین چیزیں تو شیطان میں تھے، عالم تھا، عابد تھا، عارف تھا، لیکن چوتھی چیز اس کے پاس نہیں تھی، وہ عاشق نہیں تھا، اگر اللہ تعالیٰ کا عشق اس کو نصیب ہوتا اور اللہ کی محبت حاصل ہوتی تو حکم الٰہی سے سرتابی نہ کرتا، بلکہ فوراً حکم بجا لاتا، کیونکہ عاشق محبوب کے حکم پر مرمٹتے ہیں

زبان تازہ کردن باقرار تو
نینگیختن علت از کار تو

"ہمارا کام تو تیرے اقرار کے ساتھ زبان کو تازہ کرنا ہے، تیرے کاموں میں علتیں تلاش کرنا ہمارا کام نہیں"

ہم کون ہوتے ہیں؟ محبوب حقیقی کے حکم پر چون و چرا کریں، محبوب کی طرف سے جو حکم ہو جائے عاشق اس کو بجا لاتا ہے، اور اگر اہل عقل یہ کہیں کہ یہ تو بڑی ذلت کی بات ہے جو تم کر رہے ہو، دوسرے لوگ اسے نمائش کریں کہ محبوب کا جو حکم بجالائے یہ تو بڑی ذلت کی بات ہے تو دھکے کا عقل اور ننگ و نام تمہیں مبارک ہو

"ما نمی خواہیم ننگ و نام را"

محبوب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نہ ہمیں شرم کی پرواہ ہے نہ نام کی پرواہ ہے، اگر اس عزت ہوتی ہو تو اس کی پروا نہیں، اگر بے عزتی ہوتی ہو تو اس کی پروا نہیں، یعنی اگر اللہ تعالیٰ سے محبت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر اعتراض کرو؟ لوگوں سے حسد کرو؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ اہل علم میں جو حسد ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ علم کچھ پکا ہوتا ہے کچھ کچا، یعنی ہم جیسے لوگوں کا علم کچا ہے، اور تم جانتے ہو کہ کچا پھل تو کھٹا ہوتا ہے تلخ ہوتا ہے، اور گیلی لکڑی کو جلاؤ تو دھواں ہی دھواں ہوتا ہے، ہم لوگ اپنے دھوئیں میں رہتے ہیں اگر علم میں پختگی پیدا ہو جائے تو ہم میں خیر بھی پیدا ہو جائے علم تو حقیقت سے آگاہ کرتا ہے لیکن عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ علم کچا رہتا ہے، ہم لوگ علم کو پکاتے نہیں ہیں اور کچا کچا سوکھ جاتا ہے ہم لوگ بوڑھے ہو جاتے ہیں اور علم کچا ہی رہا، اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حسد پیدا ہوتا ہے، ایک عالم کو دوسرے عالم سے حسد ہوتا ہے۔ ایک عالم نے اچھی تقریر کی دوسرے کو حسد ہو گیا کہ لوگ اس کے معتقد ہو جائیں گے، گویا یہ تقریر کرنے والا بھی لوگوں کو معتقد کرنے کے

باقی ص ۲۶ پر

چار چیزیں

چار اکرام، چار عذاب، چار آدمی، چار درہم، چار دُعائیں

از: قاری محمد عباس ہڈرسفیلڈ برطانیہ

چار قسم کے اکرام

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص امیدوں کو مختصر رکھے تو حق تعالیٰ شانہٗ چار قسم کے اکرام اس پر فرماتے ہیں (۱) اپنی اطاعت پر اس کو قوت عطا فرماتے ہیں اور جب اس کو عنقریب موت کا یقین ہوتا ہے تو عمل میں خوب کوشش کرتا ہے۔ اور ناگوار چیزوں سے متاثر نہیں ہوتا (۲) اس کو غم کم ہو جاتا ہے (۳) روزی کی تھوڑی مقدار پر راضی ہو جاتا ہے (۴) اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو منور کر دیتے ہیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ دل کا نور چار چیزوں سے پیدا ہوتا ہے۔ (۱) خالی پیٹ رہنے سے (۲) نیک آدمی کے پاس رہنے سے (۳) گذرے ہوئے گناہوں کو یاد کرنے اور اس پر ندامت سے (۴) اور امیدوں کو مختصر کرنے سے

چار قسم کے عذاب

جس شخص کی امیدیں لمبی لمبی ہوتی ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو چار قسم کے عذابوں میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ (۱) عبادت میں کاہلی اور سستی پیدا ہو جاتی ہے۔ (۲) دنیا کا غم زیادہ سوار ہو جاتا ہے۔ (۳) مال جمع کرنے اور بڑھانے کا فکر ہر وقت مسلط رہتا ہے (۴) دل سخت ہو جاتا ہے۔ علماء نے لکھا کہ دل کی سختی چار چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔ (۱) زیادہ شکم سیری سے (۲) بری صحبت سے (۳) گناہوں کو یاد نہ کرنے سے (۴) امیدوں کے لمبی ہونے سے

چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں

حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں (۱) آنکھ کا خشک ہونا (اپنے گناہ اور آخرت کی کسی بات پر رونا ہی نہ آئے (۲) دل کا سخت ہونا (۳) اور امیدوں کا طویل ہونا (۴) اور دنیا کی حرص

چار چیزوں میں موافقت اور مخالفت

حضرت شفیق ابن ابراہیمؒ فرماتے ہیں۔ کہ آدمی چار چیزوں میں زبان سے تو میری موافقت کرتے ہیں۔ اور عمل میں مخالفت کرتے ہیں۔

(۱) اور وہ کہتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے بندے یعنی غلام ہیں اور کام آزاد لوگوں کے کرتے ہیں

(۲) اور کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری روزی کا ذمہ دار ہے لیکن ان کے دلوں کو اس کی ذمہ داری پر اس وقت تک اطمینان نہیں ہوتا۔ جب تک دنیا کی کوئی چیز ان کے پاس نہ ہو (۳) یہ کہتے ہیں کہ آخرت دنیا سے افضل ہے۔ لیکن دنیا کے لئے مال جمع کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہتے ہیں۔ (آخرت کا کچھ فکر نہیں) (۴) یہ کہتے ہیں کہ موت یقینی چیز ہے۔ آ کر رہے گی۔ لیکن اعمال ایسے لوگوں کے سے کرتے ہیں۔ جن کو کبھی مرنا ہی نہیں۔

چار قسم کے آدمی باعتبار موت

علماء نے لکھا ہے۔ کہ موت کے بارہ میں آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک تو وہ جو دنیا میں منہمک ہے۔ جس کو موت کا ذکر بھی اس وجہ سے اچھا نہیں لگتا۔ کہ اس سے دنیا کی لذتیں چھوٹ جائیں۔ ایسا شخص موت کو کبھی یاد نہیں کرتا اور اگر کبھی یاد کرتا بھی ہے تو برائی کے ساتھ اس لئے کہ دنیا کے چھوٹنے کا قلق اور افسوس ہوتا ہے۔ (۲) دوسرا شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والا تو ہے مگر ابتدائی حالت میں ہے۔ موت کے ذکر سے اس کو اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہوتا ہے۔ اور اس سے توبہ میں پختگی بھی ہوتی ہے۔ یہ شخص بھی موت سے ڈرتا ہے۔ مگر نہ اس وجہ سے کہ دنیا چھوٹ جائے گی۔ بلکہ اس وجہ سے کہ اس کی توبہ تام نہیں ہے ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ تاکہ اپنے حال کی اصلاح کرلے۔ اور اس کی فکر میں لگا ہوا ہے تو یہ شخص موت کو ناپسند کرنے میں معذور ہے۔ اور یہ شخص حضور علیہ السلام کے اس ارشاد میں داخل نہ ہوگا۔ جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔ اللہ بھی اس کے ملنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔ کہ یہ شخص حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ملنے سے کراہت نہیں کرتا ہے۔ بلکہ اپنی تقصیر اور کوتاہی سے ڈرتا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جو محبوب کی ملاقات کے لئے اس سے پہلے کچھ تیاری کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ محبوب کا دل خوش ہو۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ یہ شخص اس کی تیاری میں ہر وقت مشغول رہتا ہو۔ اس کے سوا اس کو کوئی دوسرا مشغلہ نہ ہو۔ اگر یہ بات نہ ہو تو یہ شخص بھی پہلے ہی جیسا ہے۔ یہ بھی دنیا میں منہمک ہی ہے۔ (۳) تیسرا شخص وہ ہے جو عارف ہے۔ اس کی توبہ کامل ہے۔ یہ لوگ موت کو محبوب رکھتے ہیں۔ اس کی تمنائیں کرتے ہیں۔ اس لیے کہ عاشق کی ملاقات سے زیادہ بہتر وقت کون سا ہوگا۔ موت کا وقت ملاقات کا وقت ہے۔ عاشق کو وصل کے وعدہ کا وقت ہر وقت خود ہی یاد رہا کرتا ہے۔ وہ کسی وقت بھی اس کو نہیں بھولتا۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو موت جلدی آنے کی تمنائیں رہتی ہیں۔ یا اسی قلق اور پریشانی میں رہتے ہیں۔ کہ موت آ ہی نہیں چکتی کہ اس معاصی کے گھر سے جلدی خلاصی ہو۔ (۴) چوتھی قسم جو سب سے اونچا درجہ ہے۔ یہ ان لوگوں کا ہے۔ جو حق تعالیٰ شانہٗ کی رضا کے مقابلہ کی تمنا بھی نہیں رکھتے۔ وہ اپنی خواہش سے اپنے لئے موت کو پسند کرتے ہیں۔ نہ زندگی کو یہ عشق کی انتہا میں رضا اور تسلیم کے درجے کو پہنچے ہوئے ہیں۔ بہرحال موت کا ذکر ہر حال میں موجب اجر و ثواب ہے۔ کہ جو شخص دنیا میں منہمک ہے۔ اس کو بھی موت کے ذکر سے اس کی لذتوں میں کمی آئے گی۔ اور کچھ نہ کچھ دنیا سے بعد پیدا ہوگا۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ لذتوں

کو توڑنے والی چیز (موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ یعنی اس کے ذکر سے اپنی لذتوں کو کم کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو سکے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اگر جانوروں کو موت کے متعلق اتنی معلومات ہوں جتنی تم لوگوں کو ہیں۔ تو کبھی کوئی موٹا جانور تم کو کھانے کو نہ ملے۔ موت کے خوف سے سب دبلے ہو جائیں۔ حضرت عائشہؓ نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کوئی شخص بغیر شہادت کے بھی شہیدوں کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرے۔ وہ ہو سکتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص بیس مرتبہ اللھم بارک لی فی الموت وفی مابعد الموت پڑھے وہ شہیدوں کے درجے میں ہو سکتا ہے۔

اب ان سب فضیلتوں کا سبب یہی ہے کہ موت کا کثرت سے ذکر نا، اس دھوکہ کے گھر سے بے رغبتی پیدا کرتا ہے۔ اور آخرت کے لئے تیاری پر آمادہ کرتا ہے۔ اور موت سے غفلت دنیا کی شہوتوں اور لذتوں میں انہماک پیدا کرتی ہے۔

عطاؒ خراسانی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام کا ایک مجلس پر گذر ہوا۔ جہاں زور سے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنی مجالس میں لذتوں کو مکدر کرنے والی چیز کا تذکرہ شامل کر لیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ لذتوں کو مکدر کرنیوالی چیز کیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ موت۔

میں اُس سے کیوں نہ مانگوں جس سے تو مانگ رہا ہے!

ہارون رشید کی بادشاہت کا زمانہ تھا۔ اس وقت قحط پڑا۔ ایک دیہاتی آیا ہے۔ کہ میں بھی بادشاہ سے جا کر کچھ مانگوں۔ تاکہ میری اصلاح حال ہو بچے بھوکے مر رہے ہیں۔ میں جا کر بادشاہ سے کہوں کہ اپنے خزانے سے مجھے کچھ دے جب آیا تو دیکھا ہارون رشید نماز میں معروف ہے۔ تو چوب دار نے کہا ذرا ٹھہر جا۔ یہ دیہاتی بیچارہ ٹھہر گیا۔ ہارون رشید جب سلام پھیر چکے، اور دعا مانگ چکے تو ہارون رشید نے پوچھا چوہدری صاحب کیسے آئے؟ چوہدری صاحب نے کہا: یہ تو میں بعد میں بتاؤں گا کہ کیوں آیا تھا، پہلے یہ بتا کہ تو کیا کر رہا تھا۔ یہ بات کیا تھی؟ اس نے کہا: میں اپنے اللہ کے آگے جھک رہا تھا۔

اس نے کہا: اچھا، تیرے سے بھی کوئی بڑا ہے؟

اس نے کہا میرے سے بڑے اللہ میاں ہیں۔ میں اس سے مانگتا ہوں۔ بس دیہاتی وہیں سے لوٹا کہ مجھے تجھ سے مانگنے کی ضرورت نہیں۔ میں اس سے کیوں نہ مانگوں جس سے تو مانگ رہا ہے؟ جب تو بھی اس کا محتاج ہے تو میں محتاج کا محتاج کیوں بنوں؟

حقیقت یہی ہے کہ سب اس کے سامنے بے بس ہیں۔ وہی سب کے کام کرتے ہیں۔ نہ کوئی کسی کو دے سکتا ہے۔ نہ چھین سکتا ہے۔ وہی دیتا ہے۔ اسی کو چھیننے کی قدرت ہے۔ آدمی کو اگر کچھ لینا ہے۔ تو اپنے معاملے کو اللہ میاں سے درست کرے۔ سب کچھ مل جائے گا۔ اس سے بگاڑلی تو ملا ملایا بھی چھنا جائے گا۔

خطبات حکیم الاسلامؒ

چار درہم اور چار دعائیں

ایک شرابی تھا جس کے ہاں ہر وقت شراب کا دور چلتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے یار احباب جمع تھے۔ شراب تیار تھی۔ اس نے اپنے غلام کو چار درہم دیئے کہ شراب پینے سے پہلے دوستوں کو کھلانے کے لئے کچھ پھل خرید لائے۔ وہ غلام بازار جا رہا تھا۔ راستہ میں حضرت منصورؒ بن عمارؒ مصری کی مجلس پر گذر ہوا کہ وہ کسی فقیر کے واسطے سے لوگوں سے کچھ مانگ رہے ہیں۔ اور یہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اس فقیر کو چار درہم دے میں اس کے لئے چار دعائیں کروں گا۔ اس غلام نے وہ چاروں درہم اس فقیر کو دے دیئے۔ حضرت منصورؒ نے فرمایا کہ تیا کیا دعائیں چاہتا ہے۔ غلام نے کہا میرا ایک آقا ہے میں اس سے خلاصی یعنی آزادی چاہتا ہوں۔ حضرت منصورؒ نے اس کی دعا کی۔ پھر پوچھا دوسری دعا کیا چاہتا ہے۔ مجھے ان درہم کا بدل مل جائے۔ منصورؒ نے اس کی بھی دعا کی۔ پھر پوچھا تیسری کیا دعا ہے۔ غلام نے کہا کہ حق شانہٗ میرے سردار (کو توبہ کی توفیق دے) اور اس کی توبہ قبول کرلے۔ منصورؒ نے اس کی بھی دعا فرمائی۔ پھر پوچھا کہ چوتھی دعا کیا ہے۔ غلام نے کہا کہ حق شانہٗ میری اور میرے سردار کی اور تمہاری اور اس مجمع کی جو یہاں موجود ہیں۔ سب کی مغفرت فرمائیں۔ حضرتؒ نے اس کی بھی دعا کی۔

اس کے بعد وہ غلام خالی ہاتھ اپنے سردار کے پاس لوٹ گیا۔ (اور خیال کر لیا کہ بہت سے بہت اتنا ہی تو ہوگا آقا مارے گا اور کیا ہوگا) سردار انتظار میں تھا ہی دیکھ کر کہنے لگا کہ اتنی دیر لگادی۔ غلام نے قصہ سنایا سردار نے (ان کی دعاؤں کی برکت سے بجائے خفا ہونے اور مارنے کے) یہ پوچھا کہ کیا کیا دعائیں کرائیں۔ غلام نے کہا کہ پہلی تو یہ کہ میں غلامی سے آزاد ہو جاؤں۔ سردار نے کہا کہ میں نے تجھے آزاد کر دیا۔ دوسری کیا تھی۔ غلام نے کہا کہ مجھے ان درہموں کا بدل مل جائے سردار نے کہا میری طرف سے تجھے چار ہزار درہم نذر ہیں تیسری کیا تھی۔ غلام نے کہا حق تعالیٰ شانہٗ تمہیں (شراب وغیرہ فسق وفجور سے) توبہ کی توفیق دے۔ سردار نے کہا میں نے (اپنے سب گناہوں) سے توبہ کرلی۔ چوتھی کیا تھی۔ غلام نے کہا حق تعالیٰ شانہٗ میری اور آپ کی اور ان بزرگ کی اور سارے مجمع کی مغفرت فرمادے سردار نے کہا یہ میرے اختیار میں نہیں ہے ......

رات کو سردار نے خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ جب تو نے وہ تینوں کام کر دیئے۔ جو تیرے اختیار میں تھے۔ تو تیرا کیا خیال ہے کہ میں وہ کام نہیں کروں گا۔ جو میرے اختیار میں ہے۔ میں نے تیری اور اس غلام کی اور منصورؒ کی اور اس سارے مجمع کی مغفرت کردی

غیر محرم عورتوں سے اختلاط کے نتائج

مولانا راحت علی ہاشمی

کسی غیر محرم اجنبی عورت کے ساتھ مرد کی تنہائی، بلائے بے درماں ہے۔ بدبختی کا نشان اور شکوک و شبہات کا سامان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے دوری نے ہم پر ایسے تہہ بر تہہ فتنے مسلط کئے ہیں جیسے اندھیری رات کی تاریکیاں یکے بعد دیگرے فضا پر چھاتی چلی جاتی ہے کتنے خاندان ٹوٹ گئے اور کتنے ہی خانگی مسائل ہیں جنہوں نے اہل خانہ کو ادھیڑ کر رکھ دیا۔

حتیٰ کہ اس انسانی جماعت کو اب لفظاً گھرانہ کے کسی بھی مفہوم سے "گھرانہ" نہیں قرار دیا جاسکتا البتہ اسلام جو ایک پاکیزہ اسلامی معاشرہ قائم کرنے کیلئے اپنی پوری توجہ مبذول کئے ہوئے ہے۔ اس کی اعلیٰ تعلیمات میں جہاں ایک زریں اصول اس سلسلہ میں ملتا ہے جو زوجین کی زندگی کو زیادہ سے زیادہ اطمینان بخش اور پُر اعتماد بناتا ہے اور وہ اصول اجنبی عورت سے تنہائی اختیار کرنے کی ممانعت ہے چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

لا یخلون رجل بامرأۃ فان ثالثھما الشیطان

ہرگز کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے کیونکہ پھر تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔

ہمارے ہاں عام طور پر لوگ ایک عجیب و غریب بے حسی اور غفلت کا شکار رہتے ہیں نہ تو وہ حلال کو حلال سمجھتے ہیں نہ حرام کو حرام حتیٰ کہ جب کوئی ناگفتنی بات ہو جاتی ہے تب منہ پیٹتے اور گریبان چاک کرتے پھرتے ہیں بعض لوگ اپنے بچوں کے ڈاکٹر یا انجینئر بنانے کی خواہش رکھتے ہیں ان کی تعلیم کے سلسلہ میں ہر احتیاط بالائے طاق رکھ دیتے ہیں چنانچہ وہ اپنی لڑکیوں کی تعلیم کے لئے مرد ٹیوٹر مقرر کر لیتے ہیں۔ وہ ٹیوٹر لڑکی کو پڑھانے کے لئے ایسی جگہ میں بیٹھتا ہے جہاں اس لڑکی کے سوائے کوئی دوسرا نہیں ہوتا۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں ایسے ایسے عبرتناک واقعات جنم لیتے ہیں جن کے بیان کرنے سے ہی انسان شرم سے پانی پانی ہو جائے۔ بخدا میں ایسے بہت سے شواہد پیش کر سکتا ہوں جن سے میرا دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔ اللہ کی مخلوق میں سب خیر ہی والے نہیں ہیں ہر طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

ہاں یہ ضرور ہے کہ ہر ٹیچر اور ٹیوٹر کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے دلی جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے اور اپنی شاگردہ سے ہی اس کا غیر شریفانہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بہت سے ایسے نیک و شریف لوگ بھی ہیں جو اپنی پاکیزہ طبیعت میں فرشتوں کو بھی شرما دیں لیکن اسلامی تعلیمات اس کی مکمل روک تھام کرتی ہیں اور کسی بھی صورت میں اس کو درست نہیں سمجھتیں کہ کوئی اجنبی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت گزیں ہو۔ پھر یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ ہم کسی شرعی تقاضے کو نبھانے کے لئے دوسرے ہر شک و شبہ کو بنیاد بنائیں مثلاً ایک غیر محرم مرد سے لڑکی کو تعلیم نہ دلانے کی وجہ میں ہمیں یہ کہنے کی ہی ضرورت ہی کیا ہے کہ صاحب! اس کے کیریکٹر سے خطرہ لاحق ہے۔ ہم سیدھے سادے طریقے سے یہ کیوں نہیں کہہ دیتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا، واتقوا اللہ، ان اللہ شدید العقاب

جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ہدایت دیں، اسے تھام لو اور جس بات سے روک دیں، اس سے باز رہو اور خدا تعالیٰ سے بے خوف نہ ہو وہ یقیناً سخت پکڑ کرنے والا ہے۔

ایسے مواقع پر تو خود پڑھانے والے ہی کو چاہیئے کہ وہ احتیاط و گریز کا طریقہ اختیار کرے اس سے خود اس گھرانے میں اس کی وقعت و عظمت زائد ہوگی اور پھر کوئی خواہش ہو یا نہ ہو اس کی جان تو ایک حرام کام میں پھنسنے سے بچ جائے گی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز کی نصیحت

حضرت میمون بن مہران کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اے میمون! کسی ایسی عورت کے ساتھ جو تمہاری محرم نہیں ہے کبھی خلوت نہ اختیار کرو، اگرچہ اکیلے میں تم اسے قرآن کریم ہی پڑھانا چاہتے ہو اور ہرگز شاہوں اور امیروں کے ساتھ نہ لگو خواہ تم یہ سمجھتے ہو کہ انہیں اچھے کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے منع کرتے رہو گے، اسی طرح حرص و ہوس کے مارے ہوؤں کے پاس کبھی مت بیٹھو ورنہ تمہارے دل میں بھی کوئی بات ایسی پیدا ہوگی جو خدائے تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنے۔"

ایک طرف تو صورت یہ ہے کہ کسی اجنبی عورت و مرد کا تنہائی میں یکجا ہونا دین و شریعت اور اہل تجربہ کی رائے میں ممنوع ہے اور تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ ایک نوجوان، آزاد اور ایڈوانس گھرانے کی اخلاق سے بے نیاز لڑکی کو خود پیغام نکاح دیتا ہے اور موجودہ گھرانے اس بات کی کھلی چھٹی دے دیتے ہیں کہ دونوں منگیتر ایک دوسرے کے ساتھ اکیلے گھومیں پھریں کبھی وہ اسے کسی ساحلی مقام پر لے جائے، کبھی کسی سینما میں لو بٹھائے۔ کبھی یہ آزادی یہاں تک دے دی جاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالے سب کے سامنے مچلتے رہتے ہیں۔

پھر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ بعض اوقات شادی ہونے سے پہلے ہی اس قسم کے آزادانہ اختلاط سے دونوں کی دلچسپی بھی ایک دوسرے سے ختم ہو جاتی ہے اور جس مقصد کے لئے یہ "آزادی" دے دی تھی وہ بھی حاصل نہیں ہوتا

چار یارانِ نبیؐ

شعراء کا خراجِ عقیدت

پروفیسر بشیر احمد بشر گکھڑ

دستورِ نگاہ اہلِ نظر
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہیں عکس جمالِ پیغمبرؐ
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
سچے مرشد، سچے رہبر
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
چاروں ہیں خدا کے خاص ولی
چاروں ہیں عروجِ عشقِ نبیؐ
چاروں ہیں وقارِ نوعِ بشر
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ

ظفر تراب جلالپوری

ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ، و علیؓ
صادق، عادل، غنی، و جری
ہے روحِ عمل تقلید ان کی
ہے ان سے بہارِ دینِ نبیؐ
جو ہیں اصحابِ شہِ کونین
ہے ان کی مدح دلوں کا چین

ترتیب
قاضی محمد اسرائیل
مانسہرہ

صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
وہ سرورِ دیں کے یار ہوئے
ایمان ان کے معیار ہوئے
بے داغ صداقت کے مظہر
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ظاہر جو عرب میں نور ہوا
اللہ کو یہ منظور ہوا!
تقسیم کریں اس کو گھر گھر
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ و علیؓ
انسان کبھی گمراہ نہ ہو
دل میں شیطان کی چاہ نہ ہو
ہو نقش جو اس کے سینے پر
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ
ہے ان پر تیرا فخر بجا!!
ان سے ہی تیرا گلزار سجا
اسلام تیرا دلکش منظر

جناب رئیس الشاکری

صدیقؓ کی فاروقؓ کی عثمانؓ کی بات
دن رات کرو حیدرِ ذیشان کی بات
اقوال سے اعمال سے ظاہر ہے یقیں
ان چاروں کی ہر بات ہے قرآن کی بات

جناب اثر بہرائچی

بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ سا نہیں کوئی
نبیؐ کے بعد دنیا میں انہیں کا بول بالا ہے
نظامِ زندگی قائم ہوا ان کے اصولوں سے
انہی نے وقت کے ہر مسئلہ کا حل نکالا ہے

اور ایک دوسرے سے بیزار ہو کر یہ دونوں کسی اور تجربہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

اور اگر نوبت شادی تک آ بھی جاتی ہے تو بھی اشتیاق و رغبت کا وہ انداز باقی نہیں رہتا جو میاں بیوی کے تعلقات میں حلاوت اور مضبوطی پیدا کر دے۔ بے رغبتی بے تکلفی کے ساتھ ظاہری میل نبھا لیتے ہیں۔

اختلاط کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ بعض اوقات کوئی عزیز دوست اپنے دوست کے گھر آتا ہے جبکہ وہ گھر پر موجود نہیں ہے تو اس کی بیوی اس کے سامنے آتی ہے۔ اس کا استقبال کرتی ہے۔

"آئیے بیٹھیے!"

بھئی! وہ کہاں ہیں؟

تھوڑی دیر میں آتے ہوں گے آپ بیٹھیے جب تک وہ آئے۔

یہ صاحب گھر میں آ جاتے ہیں اور دوست کی بیوی کے ساتھ اکیلے بیٹھ جاتے ہیں، رفتہ رفتہ اس طریقے کی ملاقاتیں بڑھتی جاتی ہیں بعض اوقات ایسی صورت حال میں یہ نشست بالکل تنہائی کی نہیں ہوتی بلکہ بچے بھی آس پاس کھیلا کودتے پھرتے ہیں مگر وہ ایسے ناسمجھ ہوتے ہیں کہ انہیں ان معاملات کی ان نزاکت کا کچھ احساس نہیں ہوتا کہ اجنبی دوست اور گھر کی خاتون کے درمیان کیا معاملات ہو رہے ہیں، وہ اس سے یکسر بے خبر ہوتے ہیں۔

بلکہ آج کل تو کہا جاتا ہے کہ کسی حد تک خبردار ہو جاتے ہیں تو بھی اس عمر میں وہ اسے کچھ غلط اور برا نہیں سمجھتے بلکہ خود اس کی نقل اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال ایسی بے ضرر تنہائی میں آپ کا کیا خیال ہے؟ موضوعِ گفتگو کیا ہوتا ہوگا؟ اس کا جواب تجربہ کار مغربی دنیا سے سنیئے! یورپ کی ایک لیڈی ڈاکٹر کہتی ہے کہ:

"میں بحیثیت ایک ڈاکٹر کے اس بات کا یقین رکھتی ہوں کہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت جو طویل اوقات ایک دوسرے کیساتھ تنہا رہتے ہیں۔ ان کے درمیان کوئی ایسا تعلق بھی پیدا ہو جائے جو شہوانیت سے محفوظ و

باقی صہ ۳۶ پر

مولانا قاضی مظہر حسین صاحب

ذرا یا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے
خلوص و صبر و ہمت اور دیں کی حکمرانی دے
وہ منوائیں نبی کے چار یاروں کی صداقت کو
ابوبکرؓ، و عمرؓ و عثمان شہید کی خلافت کو

جناب اثر لکھنوئی

توصیف چار یارؓ کئے جا رہا ہوں میں
جی جان بھی نثار کئے جا رہا ہوں میں
پیش نظر ہیں عالم ہجرت کے روز و شب
دل نظر یار غارؓ کئے جا رہا ہوں میں
تا پھر نہ ارتداد کا فتنہ کوئی اٹھے!
خنجر کو آب دار کئے جا رہا ہوں میں
تکمیل آرزوئے پیغمبرؐ بنے عمرؓ
یہ راز آشکار کئے جا رہا ہوں میں
یاد خدا ہے۔ عدل ہے کشور کشائی ہے
نظارۂ بہار کئے جا رہا ہوں میں
یاد آ رہا ہے مقتل عثمانؓ کا لالہ زار
آنکھوں کو اشکبار کئے جا رہا ہوں میں
کرتا ہوں قطع دشمن قرآں کی ہر دلیل
خامے کو ذوالفقار کئے جا رہا ہوں میں
ہے جرم گر ثنائے رفیقان مصطفےٰؐ
یہ جرم بار بار کئے جا رہا ہوں میں
ہے نعت و منقبت ہی وظیفہ مرا اثر
کیا وضع اختیار کئے جا رہا ہوں میں

جناب سرور میواتی

چار یاران محمد مصطفےٰ کی پیروی!
حفظ ایمان و یقین کی ہے دوائے بے عدیل
بغض یاران نبیؐ سے حق تعالیٰ کی پناہ!
مرتکب ان حرکتوں کے ہیں نہایت ہی ذلیل

جناب عارف لکھنوی

طلوع جمال رسالت تو دیکھو!!
بہار بہار محبت تو دیکھو!
ذرا بوستان خلافت تو دیکھو
ابوبکرؓ کی تم محبت تو دیکھو
ذرا ان کی شان خلافت تو دیکھو
نمایاں ہے شان نبوت تو دیکھو
نہ اس کو مفر ہے نہ اس کو مفر ہے
ہر اپنے پرائے پہ یکساں نظر ہے
عمرؓ کی یہ شان عدالت تو دیکھو
نبیؐ کے وہ داماد ذوالنور عثمانؓ
وہ جنت خریدی کیا جمع قرآں
بزرگی تو دیکھو سخاوت تو دیکھو
جناب علیؓ کی شجاعت تو دیکھو
صحابہؓ کی تعریف کیسے ہو عارف
تجلی انوار ہیں ان کے قالب!
خدارا ذرا ان کی عظمت تو دیکھو

جناب قمر حجازی

صدیقؓ و فاروقؓ عثمانؓ و حیدرؓ سب بھائی ہیں
ہم ان کی عظمت مانیں گے ہم ان کے نغمے گائیں گے

جناب حکیم آزاد شیرازی

ذکر عمرؓ ذکر صدیقؓ نام علیؓ نام عثمانؓ
ان چاروں اصحاب نبیؐ سے میرا گہرا ناطہ ہے
یہ ہیں سورج چاند ستارے عرش نبیؐ کے
ان کے نور سے روشن ہر انسان کا دل ہو جاتا ہے

جناب مسلم غازی

بارگاہ رب میں وہ مقبول ہے
جو ہوا دیوانۂ حق چار یارؓ

جناب نجین راجپوری بدایونی

صاحبانؓ صدق و ایفا و صفا
چار یاران محمد مصطفےٰ
جادۂ دیں متیں یہ شہسوار
صد حضوری ہمہ گر تھے سازگار
واہ! چاروںؓ یک دل و جان و جگر
مصطفےٰ کی صحبتوں کے بہرہ ور!
قصر دین حق کے یہ محکم عمود!
مطلقاً تھے پاک از حرص و حقود
اللہ اللہ ان کا دینی اشتغال
واہ! چاروںؓ تیرا رضی لازوال
جھوٹی تاویلوں سے ان کے درمیاں
بغض ثابت کرنے والے سرگراں
وا دریغا! فتنۂ ابن سبا
آشکارا ہے بہ شدت جا بجا
خون دل سے اب ہمارا ہے وضو
توڑ دیں کے رندوں کا ہر جام و سبو
ہم نہ ہیر دین حق ہیں شاغلین
لا یضیع اللہ اجر العاملین
ہیں آگے جو کفر و بدعت کے جھاڑ
ہے ہمارا فرض انہیں دینا اکھاڑ
لیس للانسان الا ما سعیٰ!
یا وہ ہو مسعاۃ اک مجموعہ کا
جان و دل سے کھیل کر ہر اک محاذ
مدعا دستور دیں کا ہے نفاذ!!
ہم ہیں اے نجین! سوئے حق منیب
ہے ہمیں نصر من اللہ قریب
اے خدائے رب عالم کردگار!
تیری رحمت کا ہے دریا بے کنار
اپنی رحمت سے بہ دفع شور و شر
مرحمت فرما ہمیں فتح و ظفر

جناب انور صابری دیوبندی رح

امانت کا محبت کا کوئی ہوتا امیں آخر
ہوئے مکہ میں پیدا رحمۃ للعالمین آخر
خدا کی ذات کو جب ساجد اصنام پہنچانے
تو امت علیکم نعتی کا راز پہچانے
کتاب آخری کے چاروں عنوان چلے آئے
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ آئے!

جناب جگر مراد آبادی

عثمانؓ و علیؓ مرکز اسرار شہادت
صدیقؓ و عمرؓ خاصہ خاصانِ صحابہؓ

حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رح

آخر میں امیر قافلہ اہل حق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نذرانہ عقیدت پڑھیے۔

شہسوارانِ جہاں مردانِ دین
چار یار مصطفیٰ اہل یقین
اولاً بوبکرؓ صدیق اہل دین
دوسرے عادل عمرؓ والا یقین
تیرے عثمانؓ با حلم و حیا
چوتھے ہیں حضرت علی شیر خدا
اور سب اصحاب انکے ذی علوم
ہیں ہدایت کے فلک پروے نجوم
صدق اور عدل و شجاعت اور حیا
ہے انہی چاروں سے دیں کا ارتقاء
ان سے راضی ہے خدائے دوسرا
اور خوش ہیں ان سے حضرت مصطفےٰ
تو بھی جاں دل سے اے امداد اب
رہ خدا ان پر سدا ہر روز و شب
کوئی بد اعتقاد ان سے ہو گیا
ہے وہ مردود جناب کبریا!

تعارف و تبصرہ

تبصرہ کیلئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

نام کتاب:- **صحبتے با اہل حق**

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ

ضبط و ترتیب، مولانا عبدالقیوم حقانی صفحات ۴۰۸

قیمت ۵۰ روپے۔

ناشر:- دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور پاکستان

صحبتے با اہل حق موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ کی چیسویں عظیم علمی روحانی اصلاحی اور تاریخی پیش کش ہے۔ جو محدث کبیر حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے علمی تبحر، دینی بصیرت مجتہدانہ فکر و نظر، اسلامی سیاست، التفقہ فی الدین، اصلاح و انقلاب، تحریک غلبہ اسلام، جہاد افغانستان اور تصوف و سلوک کے شاہکار ملفوظات و اشارات کا خزانہ اور ایمان و عقائد، عبادات میں اعمال صالح، قرآن و حدیث، فقہ و مسائل حاضرہ، جہاد فی سبیل اللہ، تعلیم و تدریس، تربیت و نظام تعلیم تاریخ و تذکرہ سلف صالحین، تبلیغ و سیاست، اہل اللہ بالخصوص اکابر علماء دیوبند کے واقعات، فقہ حنفی کی عظمت و جامعیت، فرق باطلہ کا تعاقب جیسے اہم اور سینکڑوں موضوعات پر فکر انگیز، ایمان پرور اور بصیرت افروز ملفوظات کا نادر مجموعہ ہے۔

جن میں عصر حاضر کے ذوق و مزاج کے مطابق زندگی کی اصلاح کا پیغام ایمان و یقین کی احساسی کیفیت پیدا کرنے کا وافر سامان اور حکایات و تمثیلات کے پیرائے میں اسلامی تعلیمات عطر اور محمدی ہدایات کا لب لباب آگیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث کے نادر افادات کا یہ مجموعہ معروف سکالر مشہور مصنف اور صاحب افادات کے تلمیذ خاص اور ان کے علوم و معارف کے شارح و ترجمان مولانا عبدالقیوم حقانی کے ذوق تالیف، کمال ضبط اور حسن ترتیب و تدوین کا حسین نمونہ ہے۔

جس کے آغاز میں حضرت شیخ الحدیث ؒ کے جانشین اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ایک عالمانہ اور فاضلانہ تحریر بطور پیش لفظ کے شریک ہے جس میں صاحب ملفوظات کی سیرت کے ایک خاص پہلو کی توضیح افادات کی اہمیت اور ضرورت اور پوری کتاب کا ایک جامع تعارف آگیا ہے۔

خطبات و مواعظ جمعہ

تالیف مولانا اشفاق احمد عباسی

صفحات:- ۵۸۲ - مجلد آفسٹ پیپر قیمت ۱۲۰ روپے

ملنے کا پتہ:- ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا بلڈنگ گارڈن ویسٹ نشتر روڈ کراچی نمبر ۳۔

منبر و محراب ایک مقدس و باعظمت مقام ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس مقدس مقام پر فائز ہیں۔ یہ مقام جتنا ہی مقدس و عظیم ہے اتنی ہی اس کی ذمہ داری و نزاکت ہے، منبر و محراب کی آواز سے اصلاح خلق بھی ہوتی ہے۔ اور بسا اوقات فساد پھیل جاتا ہے۔ اگر خطیب منبر حکمت اور مواعظت حسنہ سے دین کی بات کرے۔ تو سامعین کی اصلاح ہوتی ہے۔ عقائد درست ہوتے ہیں۔ اور زندگیوں میں تبدیلی آتی ہے، اور اگر منبر کی آواز میں جدال کی شکل ہو تو فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور بجائے اصلاح و احوال کے لوگ الٹا علماء سے متنفر ہوتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ خطباء مساجد حق و خیر کی بات احسن طریقے سے کریں۔ لوگوں کے ذہن کو بدلیں عقائد درست ہوں، خطبات و مواعظ جو منبر و محراب سے نکلنے والی آواز سے متعلق ہے، اس کتاب میں سال کے ہر جمعہ کی تقریر اور وعظ کو احسن انداز سے جمع و مرتب کیا گیا ہے، ہر تقریر تاریخی مناسبت کے اعتبار سے ہے، اور اس کتاب کی خصوصیت ایک یہ ہے کہ ہر مہینہ میں تاریخی اعتبار سے جو واقعات و حالات پیش آئے یا مسائل جو اس ماہ سے متعلق ہیں بتا دیئے گئے ہیں، بہت سی مساجد کے خطباء باقاعدہ عالم نہیں ہیں، اگر عالم ہیں تو سب کے پاس کتابوں کے ذخیرے بھی نہیں، اگر کتابیں بھی ہیں۔ تو نہ سا

باقی صفحہ ۲۶ پر

پکارئیے صرف یا اللہ جل جلالہ مدد

بھاگلپور کے ہندو مسلم فسادات میں خدا کی امداد و نصرت کے غیبی واقعات

ہم نے کہیں پڑھا تھا کہ ایک شخص پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور اس کا سارا مال و اسباب چھین کر اس کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت مانگی اس مظلوم نے نماز پڑھ کر رو رو کر خدا سے کہنا شروع کیا "أمن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء" وہ دعا مانگ ہی رہا تھا کہ ایک برق رفتار شہسوار اس کے پاس آ کر رکا اس شہسوار کو دیکھ کر ڈاکو بھاگ گئے۔ مظلوم نے شہسوار سے پوچھا تم کون ہو؟ شہسوار نے جواب دیا میں أمن یجیب المضطر کا غلام ہوں۔

بھاگلپور فساد کی جو تفصیلات آ رہی ہیں ان کو دھراتے ہوئے ہاتھ کانپتا ہے۔ اور قلم کی زبان خشک ہو جاتی ہے اور یہ خیال آتا ہے کہ آنے والا مورخ جب کچھ لکھنا چاہے گا تو اس کو بڑا تردد ہو گا کہ ان حالات کو کس عنوان سے لکھے۔

"جنگل کے درندوں کا راج" یا انسانی بستی پر جنون و پاگل پن کا دورہ! اس دل دوز فساد میں کچھ ایسے بھی واقعات پیش آئے ہیں جو "أمن مجیب المضطر اذا دعاہ" کی تصدیق کرنے اور ہر صاحب ایمان کو سچے دل سے اپنے خدا کو پکارنے اور اس سے لو لگانے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہم ایسے چند واقعات جو وہاں کے حالات کا جائزہ لینے والے حضرات کے قلم سے اخبارات میں شائع ہوئے اپنے ناظرین کو پیش کر رہے ہیں کہ اس میں عبرت کا بہت کچھ سامان اور اوپر بیان کئے ہوئے واقعہ کی ہو بہو تصدیق ہے یہ واقعات پوری انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے۔

پہلا واقعہ

کلثوم نام کی لڑکی جس کی عمر ۱۶ سال تھی وہ شہر بھاگلپور کے قریب گول پور نام کی ایک چھوٹی سی بستی میں رہتی تھی۔ یہ بستی انگلش تہوڑیا نام کے ایک گاؤں کے بالکل متصل ہے۔ یہ واقعہ وہیں کے لوگوں نے مجھے سنایا اس کے گھر میں چھوٹے بڑے کل گیارہ آدمی تھے۔ جب بلوائی اس کے گھر گھس کر ایک ایک آدمی کو ذبح کرنے لگے۔ تو کسی طرح بھاگ کر وہ پڑوس کے ایک ہندو کے گھر میں پناہ گزیں ہو گئی جب اس کے گھر کے سارے آدمیوں کو بلوائی قتل کر چکے تو آس پاس کے ہندوؤں کے گھروں میں چھپے ہوئے مسلمانوں کی تلاشی شروع کر دی یہ حال یہ دیکھ کر اس ہندو نے لڑکی سے کہا کہ تو جلدی سے باہر نکل جا ورنہ تجھے دیکھ لیں گے۔ تو یہ لوگ تجھے بھی قتل کر دیں گے۔

رات کے بارہ بج رہے تھے وہ جان ہتھیلی پر لئے اکیلی گھر سے نکلی اور گاؤں سے باہر ہو گئی اور تاتار پور کی طرف رخ کر لیا۔ راستے میں اسے دو ہندو ملے لیکن وہ وہاں سے بھی کسی طرح نکل گئی۔ کچھ اور آگے بڑھی تو چند بلوائیوں نے اسے پکڑ لیا وہ اسے گھسیٹ کر ایک گھر میں لے جانا چاہتے تھے کہ اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی "یا اللہ مجھے بچا" اللہ کا نام سن کر وہ غصہ سے آگ بگولا ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے اسے مارنے لگے کہ دیکھیں تیرا اللہ تجھے کیسے بچاتا ہے۔ ابھی ایک لمحہ بھی نہ گزرا تھا کہ بی ایس ایف کی جیپ کی روشنی نظر آئی اور وہ اسے وہیں چھوڑ کر بھاگ گئے بی ایس ایف نے جیپ روک دی اور اتر کر لڑکی کے قریب آئے اور اس سے سارا واقعہ معلوم کرنے کے بعد اس کی نشاندہی کے بعد اسے تاتار پور میں ان کے رشتہ داروں کے ہاں پہنچا دیا۔

دوسرا واقعہ

انگلش تہوڑیہ نام کے ایک گاؤں پر جو بھاگلپور شہر کے بالکل متصل ہے ۱۰ ہزار بلوائیوں نے رات دس بجے حملہ کیا۔ چوبیس گھنٹے تک وہاں کے جری مسلمان بھوکے اور پیاسے ان کا مقابلہ کرتے رہے جب لڑنے کا سارا سامان ختم ہو گیا۔ تو جو بھاگ سکے بھاگ گئے باقی سب مسلمان قتل کر دیئے گئے ان میں پانچ آدمی ایسے تھے۔ جنہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں ملا تو ایک جگہ مکئی کے سوکھے ہوئے ڈنٹھل کا ڈھیر لگا ہوا تھا اسی میں گھس گئے۔ جب بلوائی گھوم گھوم کر سارے گاؤں کا صفایا کر چکے تو ان پانچ آدمیوں کی تلاش میں نکلے کیونکہ ان لوگوں نے انہیں بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

گھر گھر چھان مارا جب کہیں پتہ نہ چلا تو ڈنٹھل کے اس ڈھیر کے پاس آ کر جمع ہو گئے اور چاروں طرف سے بلم لے کر اندر کو نچنا شروع کیا۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ بلم ان کے پاس سے گزر جاتے تھے۔ لیکن ان کے جسموں سے نہیں ٹکراتے تھے۔ جب ان کا پتہ لگانے میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے آپس میں رائے کی کہ اس میں آگ لگا دی جائے۔ یا تو جلنے کے خوف سے وہ

بندۂ بے یار و مددگار جب خدا کو پکارتا ہے تو اُس کی پکار کو کون سُنتا ہے؟ اور اُس کی مصیبتوں کو دُور کرنے والا کون ہے؟ صرف اللہ

لوگ نکل آئیں گے یا پھر اسی میں جل جائیں گے وہ لوگ اندر سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ اس وقت جس اضطراب و عاجزی کے ساتھ دل ہی دل میں خدا سے فریاد کی اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا آگ لگانے کی پوری تیاری ہو چکی تھی کہ خدا کی غیبی مدد اُتری جس کا ڈنگل تھا اس نے آگ لگانے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اسے اپنے آلو کے کھیت میں باڑھ لگانے کے لئے رکھا ہوا ہے۔ اس کے منع کرنے پر لوگ ادھر اُدھر ہو گئے جب رات کے تین بج گئے اور ہر طرف سناٹا ہو گیا۔ تو آہستہ آہستہ پانچوں آدمی ڈنگل کے کھیت سے نکلے اور تیزی سے تاراپور کی طرف روانہ ہو گئے۔

یہ واقعہ مجھے وہیں کے لوگوں نے بتایا

تیسرا واقعہ:۔ امرپور تھانے میں شاہ کنڈ اور سنگرام پور کے درمیان کجرا نام کی ایک بستی ہے جہاں کل ڈھائی تین سو گھر کی آبادی ہے۔ جس میں پندرہ بیس گھر مسلمانوں کے بھی تھے۔ ۲۱ اکتوبر کو اس بستی پر بلوائیوں نے حملہ کیا۔ جب گھروں میں گھس گھس کر مسلمانوں کا قتل عام کرنے لگے تو مریم نام کی ایک عورت جو حاملہ تھی۔ اپنے گھر سے نکلی اور سرجو سنگھ نام کے ایک راجپوت کے گھر میں پناہ لینے کے لئے گھس گئی۔ اس کے ساتھ اس کی بوڑھی ماں بھی اور چھ سات برس کا ایک بچہ بھی تھا۔ خوف اور دہشت کے مارے تین بجے دن کو اسی راجپوت کے گھر میں اسے بچہ بھی تولد ہو گیا۔ جب مسلمانوں کے محلے کا صفایا کر چکے تو اب بلوائی ہندوؤں کے گھروں میں چھپے ہوئے مسلمانوں کو تلاش کرنے لگے۔ اس وقت راجپوت نے عورت سے کہا کہ تم لوگ پیچھے کے دروازے سے باہر نکل جاؤ ورنہ یہ لوگ تم کو قتل کر دیں گے۔

چنانچہ اس عورت کی ماں اس نومولود بچے کو اپنے آنچل میں لپیٹے ہوئے گھر سے باہر نکلی اس کے ساتھ نومولود بچے کی ماں بھی تھی۔ اور اس کا لڑکا بھی تھا۔ بڑی مشکل سے اس کی ماں اسے سہارا دیتے ہوئے گاؤں سے باہر نکل سکی جب چکسیا نام کے ایک گاؤں کے پاس یہ عورتیں پہنچیں تو ایک بلوائی نے انہیں گھیر لیا۔ اور نومولود بچے کو بوڑھی عورت سے چھین کر دھان کے کھیت میں پھینک دیا اور چھ سات برس کے بچے پر تلوار چلائی جو اس کی کنپٹی کو چھیلتی ہوئی زمین پر گر پڑی اس کے ساتھ ہی وہ دھان کے کھیت میں گر گیا۔ اتنے میں موقع پا کر وہ عورتیں تیز تیز قدموں سے گنے کے کھیت میں گھس گئیں اور کسی طرح چھپ چھپا کر غریب پور نام کی ایک مسلم آبادی میں جا کر پناہ خوف اور دہشت کے مارے نومولود بچے کو دھان کے کھیت ہی میں چھوڑ دیا لیکن اس کی ماں اپنے بچے کے لئے دھاڑیں مار مار کر روتی تھی اور سر ٹیک ٹیک کر خدا سے دعا کرتی تھیں کہ اسے اس کا بچہ مل جائے

وہ بچہ رات بھر اسی طرح دھان کے کھیت میں پڑا رہا۔ دوسرے دن شام کو ۴ بجے چکسیا کا رہنے والا ایک ہندو ذات کا گوالا اس کھیت کی طرف آیا۔ کھیت میں ایک بچے کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا۔ اس کے قریب گیا تو وہ بچہ ابھی زندہ تھا۔ خدا نے اس کے دل میں رحم ڈال دیا۔ وہ بچے کو اُٹھا کر اپنے گھر لے گیا اس کی بیوی بھی بہت رحم دل تھی۔ اس نے فوراً پانی گرم کر کے کپڑے سے بچے کے بدن کو پونچھا اور اسے اپنا دودھ پلایا اور نرم بستر پر سلا دیا۔ دوسرے دن شہر میں اس کا شوہر یہ معلوم کرنے کیلئے کہ دھان کے کھیت میں کس کا بچہ پڑا ہوا تھا۔ اپنے گھر سے باہر نکلا اور گاؤں گاؤں لوگوں سے پوچھتا رہا۔ تیسرے دن یہ پتہ چلا کہ غریب پور نام کی بستی میں اس کی ماں پناہ گزین ہے وہاں جانے کے بعد جب اسے اطمینان ہو گیا کہ اسی عورت کا بچہ ہے دوسرے دن اس کی بیوی اپنی گود میں اس بچے کو لئے ہوئے آئی اور بچے کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا غریب پور کے مسلمانوں کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ ایک جگہ جمع ہوئے اور اس احسان کے شکرانے میں ساڑھے تین سو روپے کے نوٹوں کا ہار اس کی بیوی کے گلے میں ڈال دیا اور میاں بیوی دونوں کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔

چوتھا واقعہ: رنگدیشی پور تھانے میں اعظم پور نچیری نام کی ایک بستی ہے ۲۱ اکتوبر کو تین بجے دن کے وقت ۳۰ ہزار بلوائیوں نے اس بستی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ مسلمان اپنے اپنے گھروں سے نکل آئے اور بستی کے اندر داخل ہونے کے جتنے راستے تھے وہاں پر جا کر کھڑے ہو گئے ۲۴ گھنٹے بغیر کچھ کھائے پئے ان کا مقابلہ کرتے رہے بلوائیوں کا ایک بہت بڑا دستہ کسی راستے سے بستی کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس بستی میں سب سے پہلا مکان خالد رضا کا تھا اس نے بتایا کہ ہمارے گھر میں پانچ عورتوں کے سوا اور کوئی مرد نہیں تھا اس کی والدہ بی بی کلثوم، اس کی بیوی تارا بیبی، اس کی خالہ سعیدہ خاتون، اس کی دوسری خالہ ماجدہ خاتون اور اس کی خالہ زاد بہن ماجدہ خاتون۔

ان عورتوں نے جب دیکھا کہ بلوائیوں کی یلغار اس گھر کی طرف بڑھتی چلی آ رہی ہے۔ تو وہ فوراً اپنی چھت سے نیچے اتریں اور ان کے آنگن میں اینٹ کی جو دیوار کھڑی تھی۔ اسے توڑ کر اینٹیں نکالی اور درود شریف پڑھتے ہوئے ایک ایک اینٹ کو توڑنا شروع کیا۔ جب بہت سارے ٹکڑے جمع ہو گئے تو وہ انہیں لے کر چھت پر چڑھ گئیں۔ اور درود شریف پڑھتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھا اور خدا سے دعا کی کہ غیب سے اپنی مدد نازل فرما۔ جب بلوائی بالکل قریب آ گئے تو ان عورتوں نے درود شریف پڑھتے ہوئے اینٹ کے ٹکڑوں کو ان پر برسانا شروع کیا۔ خالد رضا کا بیان ہے کہ اینٹ کے ٹکڑے جب گرتے تھے تو بندوق کی گولی کی طرح دھماکے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اور بلوائی ایک پر ایک گرے پڑتے تھے۔ اینٹ کے ٹکڑے ابھی ختم نہ ہو پائے تھے کہ ان میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ یہ کہتے ہوئے بے تحاشا بھاگنے لگے کہ بھاگو بھاگو اس میاں کی چھت پر مشین گن لگی ہوئی ہے تھوڑی ہی دیر بعد ساری بھیڑ چھٹ گئی لیکن گاؤں کا محاصرہ ختم ہو جانے کے بعد عورتیں وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو گئیں۔

ریشمی لباس

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد دنیا میں خالص ریشم پہنے گا آخرت میں وہ جنت کے ریشمی لباسوں سے محروم رہے گا۔

محترم جناب صاحبزادہ سید امین علی شاہ صاحب نقوی نے رد قادیانیت پر ایک خوبصورت کتاب "السیف الحقانی علی کنز القادیانی" المعروف "لا نبی بعدی" تصنیف فرمائی ہے یہ کتاب قادیانیوں کے جھگڑے پیشوا مرزا طاہر کی طرف سے گذشتہ سال دیئے گئے مباہلہ کے چیلنج کے جواب میں لکھی ہے اس چیلنج کا جناب نقوی صاحب نے کتاب کے شروع میں کلما دل کے نام سے مختصر مگر جامع پوسٹ مارٹم کیا ہے۔ اس کے بعد خوبصورت عربی اشعار میں قادیانیت کے بخیے ادھیڑے ہیں جن کا اردو ترجمہ بھی درج ہے عربی حصہ میں حمد باری تعالیٰ باب ثانی مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیسرے باب میں منقبت امام مہدی علیہ الرضوان اور سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام باب چہارم سے رد قادیانیت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو آخر کتاب تک چلا جاتا ہے رد قادیانیت پر اس کتاب کے کچھ حصے ہم قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔ جو دوست عربی اردو اور پنجابی (کتاب میں پنجابی نظمیں بھی درج ہیں) کا ذوق رکھتے ہیں وہ مذکورہ کتاب "جناب سید محمد امین شاہ صاحب نقوی باب المہدی فیض آباد فیصل آباد یا ۲۔ نعت اکادمی جمال پارک شاہدرہ موڑ لاہور نمبر ۳۵ سے منگوا سکتے ہیں کتاب عمدہ کاغذ پر طبع کرائی گئی ہے جبکہ کتابت بھلا جواب ہے افسوس ہے کہ کتاب پر قیمت کہیں درج نہیں۔ لیجئے سب سے پہلے مرزا قادیانی کی شیطانی وحی کے نمونے ملاحظہ کیجئے اس کے حواریوں کی زبان سے ان کے عقائد اور آخر میں قادیانیت کا خلاصہ او بعنوان اور "اسلامی بم بر قادیانی دم" ہم نقوی صاحب کو ان کی شاندار کاوش پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(مدیر نیاز محمدی)

اسلامی بم بر قادیانی دم

از قلم صاحبزادہ سید امین علی شاہ نقوی فیصل آباد

غلبہ شیطانی بر مرزائے قادیانی ——— قادیانیوں کے گستاخانہ عقائد

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا میں جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی (البشریٰ جلد دوم مجموعہ الہامات مرزا قادیانی)

۲۔ الہام ہوا خدا قادیان میں نازل ہو گا۔ (البشریٰ جلد اول)

۳۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء)

۴۔ خدا نے فرمایا: اے میرے بیٹے بات سن (البشریٰ جلد اول)

۵۔ " " " اے مرزا تو میرے نزدیک میرے بیٹے کی مانند ہے (حقیقۃ الوحی)

۶۔ خدا نے فرمایا: اے مرزا تو میرا سب سے بڑا نام ہے (البشریٰ)

۷۔ خدا نے آج سے بیس سال پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے (ایک غلطی کا ازالہ مرزا غلام قادیانی)

۸۔ پس مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ (کلمۃ الفصل مرزا بشیر احمد قادیانی)

۹۔ آپ (مرزا غلام قادیانی) نے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن نماز روزہ، حج زکوٰۃ غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمارا ان سے اختلاف ہے: (خطبہ مرزا محمود: الفضل جلد ۱۹ نمبر ۱۳)

۱۰۔ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں (آئینہ صداقت، مرزا محمود قادیانی)

۱۱۔ نیز مرزا کہتا ہے ہمیرا خدا خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی (حقیقۃ الوحی)

۱۲۔ خدا میرا بیٹا ہے میں خدا کا بیٹا ہوں (تجلیات الہیہ)

۱۳۔ خدا نے فرمایا اے مرزا خدا عرش پر تیری طرف چلا آتا ہے (انجام آتھم)

۱۴۔ مسجد اقصیٰ جس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا وہ میری مسجد قادیاں والی ہے (تذکرہ)

۱۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ (حقیقۃ الوحی)

۱۸۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے
(درثمین)

۱۹۔ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو کونسی خصوصیت۔ برسات میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (براہین احمدیہ)

۲۰۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (انجام آتھم)

۲۱۔ مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد سوم)

۲۲۔ چونکہ مسیح اور آدم میں مماثلت ہے اس لئے اس عاجز کا نام مسیح بھی رکھا اور آدم بھی۔ (ازالہ اوہام)

۲۳۔ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے (کشتی نوح)

۲۴۔ آپ کے ہاتھ میں مکر و فریب کے سوا کچھ نہیں تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

۲۵۔ اگر قرآن شریف نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ (تحفۃ الندوہ)

۲۶۔ اور اس شخص یعنی (غلام احمد قادیانی مسیح موعود) کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کو دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ (اربعین جلد چوتھی)

۲۷۔ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو، ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہیں (ملفوظات احمدیہ جلد اول)

۲۸۔ حضرت فاطمہ نے اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۲۹۔ اے قوم شیعہ، اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے (دافع البلاء)

۳۰۔ تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تم انکار کرتے ہو پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔

(اعجاز احمدی، مرزا غلام احمد قادیانی)

یاد رہے کہ مرزا خبیث اللعین نے اس عبارت میں حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ذکر خیر کو گوہ کے ڈھیر سے تشبیہ دی ہے۔ لکھ لعنت خانہ خراب مرزا پر۔

۳۱۔ ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے اہل بھی نہ تھے۔

(المہدی، مصنفہ حکیم محمد حسین قادیانی)

۳۲۔ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی مراق، ایک نیچے کے دھڑ کی کثرت بول۔ (تشحیذ الاذہان جون ۱۹۰۶ء، ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم)

۳۳۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر اور شام اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت انگریزی کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔

(تریاق القلوب، مرزا غلام قادیانی)

۳۴۔ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے اول درجہ کا خیر خواہ بنا دیا ہے اول والد مرحوم کے اثر نے، دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، سوم خدا تعالیٰ کے الہام نے۔

(تریاق القلوب)

۳۵۔ میں ایک ایسے خاندان میں سے ہوں جو گورنمنٹ انگریزی کا پکا خیر خواہ ہے میرے والد غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظروں میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھے انہیں دربار گورنر میں کرسی ملتی تھی۔ (کتاب البریہ)

۳۶۔ انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر مہر لگا دی ہے کہ وہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز وہ پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین جلد دوم)

مرزا کے اس بکواس کا بھی کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

۳۷۔ مرزا غلام قادیانی نے پیشین گوئی کی تھی کہ میں مکہ میں مروں گا یا مدینہ میں۔ (البشریٰ جلد دوم)

مگر مرزا غلام قادیانی

لاہور میں ہیضہ کے مرض سے مرا اور پوری زندگی میں حج کی سعادت سے محروم رہا یاد رہے کہ مرزا کی تمام پیشگوئیاں کچھ اس قسم کی تھیں جو کبھی پوری نہیں ہوئیں جنہیں سوائے بکواس کے اور جھوٹ بکنے کے اور کوئی نام نہیں دیا جا سکتا

لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

۱۹۰۱ء سے آپ نے اپنے عقیدے میں تبدیلی کی ہے

۳۸۔ ۱۹۰۱ء سے پہلے وہ حوالے جن میں آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ مرزا محمود قادیانی)

۳۹۔ آپ نبی ہیں ہاں ایسے نبی جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت ملی پس ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کسی تحریر سے حجت پکڑنا بالکل جائز نہیں ہو سکتا۔

(القول الفصل مرزا محمود قادیانی)

۴۰۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) حقیقی نبی تھے (القول الفصل)

۴۱۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب اسی طرح نبی اللہ ہیں جس طرح دوسرے ایک لاکھ ۲۴ ہزار نبی تھے اس بات میں ذرہ فرق نہیں ہے۔ (رسالہ فرقان قادیان اکتوبر ۱۹۴۲ء)

۴۲۔ مسیح موعود محمد است و عین محمد است

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳، ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

۴۳۔ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر۔

(اربعین جلد چوتھی مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۴۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۴۵۔ ہاں وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اکلوتا بیٹا (مرزا قادیانی) جس کے زمانہ پر رسولوں نے ناز کیا جب وہ زمین پر آیا تو امت محمدیہ کی بھیڑیں اس کے لئے بھیڑیئے بن گئیں اس پر پتھر برسائے گئے اس کو مقدمات میں گھسیٹا گیا اس کے قتل کے منصوبے کئے گئے۔ اس پر کفر کے فتوے لگائے گئے اس کو اسلام کا دشمن قرار دیا گیا۔

(کلمۃ الفصل، مرزا بشیر قادیانی)

۴۶۔ حضرت مسیح موعود نبی تھے آپ کا درجہ مقام کے لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شاگرد اور آپ کا ظل ہونے کا تھا آپ دیگر انبیاء علیہم السلام میں سے بہتوں سے بڑے تھے ممکن ہے سب سے بڑے ہوں۔

(اخبار الفضل قادیان، جلد ۱۴، ۲۹ اپریل ۱۹۲۷ء)

۴۷۔ میں وہی خاتم الانبیاء ہوں جو بروزی شان کی شکل میں جلوہ گر ہوا۔ (ایک غلطی کا ازالہ، مرزا غلام قادیانی)

۴۸۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کے ذہنی ارتقاء) سے زیادہ تھا۔

(ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی، رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مئی ۱۹۲۹ء)

۴۹۔ دنیا کی عورتوں میں جو ممتاز خواتین ہیں ان میں حضرت آمنہ خاتون اور حضرت چراغ بی بی صاحبہ ہی دو عورتیں ہیں جنہوں نے ایسے عظیم الشان انسان دنیا کو دیئے۔ جو ایک عالم کی نجات اور رستگاری کا موجب ہوئے۔

(حیات النبی، جلد اول، یعقوب علی قادیانی)

۵۰۔ عزیزہ امۃ الحفیظ (مرزا صاحب کی لڑکی) سارے انبیاء کی بیٹی ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان، جلد اول، ۱۷ جون ۱۹۱۳ء)

۵۱۔ وہ جو خدا کے لئے بمنزلہ اولاد ہے، وہ جس کا ظہور خدا کا ظہور قرار دیا ہے جس نے چار پانچ لاکھ انسانوں کو (مرزائی) مسلمان بنا دیا۔ (تشحیذ الاذہان، جلد ششم)

۵۲۔ دنیا میں کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی، مرزا غلام قادیانی)

۵۳۔ میرا تو یہ بیان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو مجھے انکار نہ ہوگا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول، مرزا بشیر قادیانی)

۵۴۔ اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راست باز

اور مقدس نبی گذر چکے تھے ایک ہی شخص کے وجود میں
ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں، سو وہ میں ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، مرزا غلام قادیانی)

۵۵۔ اس صورت میں گویا تمام انبیا گزشتہ اس امت میں
دوبارہ پیدا ہو گئے یہاں تک کہ سب کے آخر میں مسیح پیدا
ہو گیا اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام (خدا کی طرف سے)
عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

(نزول المسیح مرزا غلام احمد قادیانی)

۵۶۔ حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ اسلام زندہ ہوا قرآن کریم
زندہ ہوا محمد رسول (اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم کا نام زندہ ہوا خدا
کی توحید زندہ ہوئی، ہر نیکی زندہ ہوئی، ہر نبی زندہ ہوا۔

(اخبار الفضل جلد ۱۱۔ ۱۹ مئی ۱۹۲۴ء تقریر مرزا محمود)

۵۷۔ یہ بالکل غیر معقول ہے اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان
کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو،
جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالایطاق
ہے (چشمہ معرفت، مرزا غلام قادیانی)

۵۸۔ زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے
ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں
جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔

(نزول المسیح، مرزا غلام قادیانی)

قادیانیوں کے گستاخانہ عقائد کی کہانی مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کی زبانی۔

منم کلیم خدا و منم مسیح زماں
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(اخبار الفضل قادیان، مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۲۳ء تریاق القلوب)

۱۔ احمد آخر الزماں نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است

(در ثمین فارسی)

آدم نیز احمد مختار
در برم جامۂ ہمہ ابرار
آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم
انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

(نزول المسیح)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
وہ ہیں پہلے سے بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(قاضی محمد ظہور الدین اکمل، اخبار پیغام صلح لاہور ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء)

صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
کہ جس پہ وہ بدر الدجیٰ بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعث ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفےٰ میرزا بن کے آیا

اخبار الفضل قادیان، جلد ۱۴۔ ۱۹۲۸ء

کیا ادا ہے مرے خالق مرے مالک مرے گھر
چھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے
ہو اجازت تو ترے پاؤں پر سر رکھ کے کہوں
کیا ہوئے دن تری غیرت کے دکھانے والے

کلام مرزا طاہر احمد قادیانی ص۳۲

مہدی عہد عیسیٰ موعود
احمد مجتبیٰ سلام علیک
مطلع قادیاں پہ تو چمکا
ہو کے شمس الہدیٰ سلام علیک
تیرے آنے سے سب نبی آئے
مظہر الانبیاء سلام علیک
مانتے ہیں تری رسالت کو
اے رسول خدا سلام علیک

اخبار الفضل قادیان جلد ۷، یکم جولائی ۱۹۲۰ء

اے میرے پیارے مری جان رسول قدنی
ترے صدقے ترے قربان رسول قدنی
انت منی وانا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تیری کیا شان رسول قدنی
عرش اعظم پہ تری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں ناچیز سے انسان رسول قدنی
دستخط قادر مطلق تری مسلوں پر کرے
اللہ اللہ تری شان رسول قدنی
آسمان اور زمین تو نے بنائے ہیں نئے
ترے کشفوں پہ ایمان ہے رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ اترا ہے قرآن رسول قدنی
سرمہ چشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی
اپنے اکمل کو بچا لیجئے کہ ہے زوروں پر
اس کے عصیان کا طغیان رسول قدنی
ے (قادیانی کا ہو گیا قدنی
اونٹ تھا پاد اونٹنی پدنی)

اخبار الفضل ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء

ذکر سے بھر گئی ربوہ کی زمین پر آج کی رات
اتر آیا ہے خداوند یہیں آج کی رات
جیسے جنت کے ملا کرتے تھے طعنے وہ شہر
بن گئیں واقعۃً خلد بریں آج کی رات

(کلام مرزا طاہر احمد قادیانی ص۱۷)

ہوئے بدنام الفت میں تمہاری
رکھایا نام اپنا میرزائی
ترحم یا نبی اللہ ترحم
دہائی یا رسول اللہ دہائی
کہیں ہم کس سے یہ درد نہانی
بجز تیرے مسیح قادیانی

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲، مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۹ء)

پس جو نبی رسول نہیں مانتا اسے
ایسے نبی کہ جیسے محمد خدا یگاں
ایمان اس کا حضرت مرزا پہ کچھ نہیں
منہ سے اگر کہے تو ہے دل منکر بیاں

(تشحیذ الاذہان دسمبر ۱۹۱۲ء)

اے قادیاں اے قادیاں تری فضائے نور کو
دیتی ہے ہر دم روشنی جو دیدہ ہائے حور کو

میں قبلہ و کعبہ کہوں یا سجدہ گاہ قدسیاں
اے تخت گاہ مرسلاں، اے قادیاں اے قادیاں

(اخبار الفضل، جلد ۲۰، مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء)

سنو میرے یارو، چلو قادیان کو
تساہل کو چھوڑو، چلو قادیان کو
بہت سوئے اٹھو، چلو قادیان کو
نبی آگیا لو چلو، قادیان کو
چلو قادیان کو، چلو قادیان کو

(اخبار الفضل جلد ۱۸، مورخہ ۱۳ جون ۱۹۳۱ء)

اسلامی بم!
پر قادیانی دم!

مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے، کیوں کہ

(۱) عورت نبی نہیں ہو سکتی، مرزا کہتا ہے میں مریم ہوں۔

(۲) نبی شاعر نہیں ہوتا، مرزا الٹا پھوٹا شاعر تھا۔

(۳) نبی مصنف نہیں ہوتا، مرزا کم و بیش ۸۲، بیہودہ کتابوں کا مصنف تھا۔

(۴) نبی اکمل العقل والحفظ ہوتا ہے مرزا کے ہاں ان دونوں چیزوں کا فقدان تھا۔

۵. نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا، مرزا کے استاد مولانا فضل احمد، فضل الٰہی اور گل علی شاہ تھے۔

(۶) حضرت محمد رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے، مرزا قادیانی نبوت کا دعویدار تھا

(۷) نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے، مرزا لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔

(۸) نبی کی کوئی پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوتی، مرزا کی سب پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔

(۹) نبی کا نام مفرد ہوا کرتا ہے، جبکہ مرزا کا نام مرکب تھا۔

(۱۰) نبی کے پاس معجزہ ہوتا ہے مرزا کے پاس شعبدہ تھا

(۱۱) نبی خدا کی طرف سے ہوتا ہے مرزا کو انگریز والوں نے نبی بنایا تھا۔

(۱۲) نبی پر شیطان کا غلبہ نہیں ہوتا، مرزا پر شیطان کا غلبہ تھا

(۱۳) نبی روحانیت کا مرکز ہوتا ہے، مرزا نفسانیت کا مجسمہ تھا۔

(۱۴) نبی قبر میں زندہ رہتا ہے، مرزا مر کر مٹی میں مل چکا ہے؟

(۱۵) نبی مراق و جنون کا مریض نہیں ہوتا، مرزا مراق و جنون کا مریض تھا۔

(۱۶) نبی انسان کامل ہوتا ہے مرزا بقول خود اعتراف کرتا ہے

(۱۶) کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

(۱۷) نبی جہاد کی دعوت دیتا ہے، مرزا جہاد سے منع کرتا ہے

(۱۸) کسی نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ میرے معجزات حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات سے زیادہ ہیں مرزا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتا ہے مگر اپنے معجزات دس لاکھ سے بھی زیادہ کہتا ہے (معاذ اللہ)

(۱۹) کسی نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ میں محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) مرزا کہتا ہے کہ میں ہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔

(۲۰) نبی میں گناہ کرنے کی طاقت نہیں ہوتی مرزا گناہوں پر دلیر تھا۔

(۲۱) نبی فضول گوئی سے پاک ہوتا ہے، مرزا فضول گوئی کا فاضل و ماہر تھا۔

(۲۲) نبی کفریہ کلمات نہیں بول سکتا، مرزا کی کتابیں کفریہ کلمات سے بھری پڑی ہیں۔

(۲۳) کسی نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں، مرزا کہتا ہے میں اللہ تعالیٰ ہوں اور میں نے آسمان بھی بنایا اور زمین بھی

(۲۴) نبی اسلام کو پھیلاتا اور کفر کو مٹاتا ہے، مرزا اسلام کو مٹاتا اور کفر کو پھیلاتا ہے۔

(۲۵) نبی پر خدا کی محبت غالب ہوتی ہے، مرزا پر دنیا کی محبت غالب تھی اسی لئے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۲۶) کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ میرا خدا سوتا بھی ہے، مرزا کہتا ہے کہ میرا خدا سوتا ہے۔

(۲۷) کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ میرا خدا غلطی بھی کرتا ہے، مرزا کہتا ہے کہ میرا خدا غلطی بھی کرتا ہے (معاذ اللہ)

(۲۸) کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ میرا خدا ہاتھی دانت کا ہے مرزا کہتا ہے میرا خدا ہاتھی دانت کا ہے۔

(۲۹) کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ میں خدا تعالیٰ کا باپ ہوں مرزا کہتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا باپ ہوں

(۳۰) کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ خدا تعالیٰ میرا بیٹا ہے اور میں خدا کا بیٹا ہوں مرزا ——— کہتا ہے کہ خدا میرا بیٹا ہے اور میں خدا کا بیٹا ہوں۔

(۳۱) کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا نطفہ ہوں، مرزا کہتا ہے کہ میں خدا کا نطفہ ہوں

(۳۲) کسی نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ خدا نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار فرمایا ہے یعنی زنا کیا ہے، مرزا کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے ساتھ رجولیت کا اظہار فرمایا ہے

(۳۳) سوائے حضور اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ میں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں مرزا کہتا ہے کہ میں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(۳۴) حضور اقدس کے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کسی نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے پیدا نہ کرتا تو افلاک کو پیدا نہ کرتا مرزا کہتا ہے کہ اگر میں پیدا نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

(۳۵) مرزا کہتا ہے کہ جو آیات قرآن مجید کی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں وہی آیات مقدسہ میری شان میں نازل ہوئی ہیں۔ ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی۔

(۳۶) مرزا کہتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت آخر محمد ہی کو ملی، مگر بروزی طور پر نہ کسی اور کو۔

(۳۷) مرزا کہتا ہے ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمد تک ہی رہی۔

(۳۸) مرزا کہتا ہے کہ میری کتاب براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔

(۳۹) مرزا کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔

(۴۰) مرزا کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب بھی پیا کرتے تھے۔

(۴۱) مرزا کہتا ہے ؎ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو

باقی صفحہ ۲۵ پر

اٹک میں قادیانیوں کے خلاف تحریک جاری ہے

قادیانی مردار کو مسلم قبرستان سے نکالا جائے۔

اٹک (نامہ نگار) مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی مردے کی تدفین کے مسئلہ پر احتجاجی تحریک بائیسویں دن بھی جاری رہی ہے تعلیمی اداروں کے طلبہ نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور جلوس کی شکل میں شہر کا گشت کیا چوک فوارہ کے مقام پر عظیم الشان احتجاجی جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر خصوصاً علاقہ چھچھ کے مسلمانوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ جب تک قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالا نہیں جائے گا احتجاجی تحریک جاری رہے گی۔ مولانا طوفانی نے تھانہ صدر کے ایس ایچ او کو اسلام دشمن اور ختم نبوت کا ڈاکو قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف فوری طور پر تادیبی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ حافظ محمد صدیق نے کہا کہ قادیانی مردے کی تدفین کو قادیانیوں کو ایک بھیانک سازش قرار دیا جس کے ذریعہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے ٹکرانے کی مذموم کوشش کی گئی ہے انہوں نے قادیانی نوازوں کو تنبیہ کی کہ وہ قادیانیوں کی سازش کا آلہ کار نہ بنیں۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ شر پسندوں کی جانب سے بدامنی پھیلانے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا جائے۔ مولانا بشیر احمد چشتی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ اسلام اور کفر کا مسئلہ ہے۔ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے۔ اور پاکستان کی بنیاد اسلام ہے لہٰذا ختم نبوت کے منکروں کیلئے پاکستان میں رہنے کی کوئی گنجائش نہیں انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں مسلمانوں کی عدالت کے فیصلہ کو کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ جلسہ سے مولانا رشید احمد ولیسہ، مولانا غلام حبیب، مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا افضل واحد، مولانا محمود الحسن توحیدی، مولانا محمد فاروق، مولانا حامد علی رحمانی، مولانا سید منظور شاہ، مولانا غلام محمد صدیقی، مولانا قاری گل امیر، مولانا عبد الرحمٰن ہزاروی، مولانا محبوب الرحمٰن، طالب علم رہنما محمد علی اور متعدد علماء نے بھی خطاب کیا اس جلسہ میں قافلے مردان، نوشہرہ، علاقہ چھچھ، ہری پور سے آئے۔ اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہم ۱۱ فروری کے بعد سروالہ گاؤں کے قبرستان کی طرف لانگ مارچ کریں گے اس سلسلہ میں تمام مسلمانوں نے ہاتھ اٹھا کر ہر طرح کے تعاون کا عہد کیا۔

معذرت

کراچی کے حالات خراب ہونے کی وجہ سے ایک شمارہ شائع نہ ہو سکا۔ قارئین سے معذرت ہے۔

اٹک کے مسلمانوں کا مطالبہ پورا کیا جائے

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف، ہوم سیکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ اٹک میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کردہ قادیانی عورت کی لاش کو فوری طور پر باہر نکالا جائے اور قصوروار قادیانی غیر مسلموں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی اور ۱۶، ایم پی او مقدمہ درج کر کے گرفتار کیا جائے انہوں نے کہا کہ قادیانی آئین اور قانون کی رو سے غیر مسلم اقلیت ہیں جس کے مطابق کوئی قادیانی غیر مسلم خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اپنا مردہ اہل اسلام کے قبرستان میں دفن نہیں کر سکتا جبھی تو زیر دفعہ ۲۹۸ سی مقدمہ چلایا جاتا ہے اور دفن شدہ مردہ باہر نکال کر ربوہ لے جایا جائے یا قادیانیوں کے مرگھٹ میں دبایا جائے انہوں نے کہا کہ چونکہ قادیانی غیر مسلم شرارت کے طور پر اور بدامنی پھیلانے کیلئے جان بوجھ کر اپنا کافر مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیتے ہیں مگر پولیس بر وقت کارروائی نہیں کرتی جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل کر کے امن

عامہ کی صورت حال خراب کرتے ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ جہاں جہاں دیہات یا دیگر قصبوں میں قادیانی لوگوں کے کچھ گھر موجود ہیں دوسرے غیر مسلموں کی طرح قادیانی غیر مسلموں کیلئے بھی علیحدہ مرگھٹ بنائے جائیں۔

کشمیر کی آزادی کیلئے

پوری قوم کو تیار رہنا چاہیئے

مولانا انوار الحق

کوئٹہ (پ۔ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے قائم مقام امیر اور مرکزی جامع مسجد کوئٹہ کے خطیب مولانا انوار الحق حقانی نے گذشتہ روز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کی آزادی کے لئے پوری قوم کو تیار رہنا چاہئے اور اگر پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی تو ملک عزیز کا ایک ایک فرزند میدان جہاد میں ہوگا۔ جہاد ہی کے راستے سے امت مسلمہ عزت و حریت کی بلندیوں تک پہنچ سکتی ہے اور ملت کے موجودہ تنزل و انحطاط کی اصل وجہ جہاد اسلامی سے روگردانی رہی ہے لیکن آج الحمد للہ جہاد افغانستان نے مسلمانوں کو طویل غفلت سے بیدار کر دیا ہے۔ [illegible] کشمیر [illegible] اور [illegible] اسلامی [illegible] اور دنیا بھر میں مسلمانوں کی اسلامی تحریکوں اور جہاد و حریت کے ہر اکر ہمیشہ سے مساجد ہی رہی ہیں۔ مولانا انوار الحق حقانی نے کہا کہ امت مسلمہ کے مسائل و مشکلات روس و امریکہ کے خون مسلم سے رنگے ہوئے ہاتھوں سے کبھی حل نہیں ہوں گے بلکہ اس کے لئے ہمیں اپنے اور خود انحصار کرنا ہوگا اور مسلمان اگر کفر کے سامنے ایک دفعہ بنیان مرصوص بن گئے تو پھر روس و امریکہ کی چودھراہٹ کو ملیامیٹ ہونا پڑے گا انہوں نے کہا کہ جہاں کہیں بھی مسلمانوں پر ظلم و ستم ہوتا ہو تو ہماری تمام ہمدردیاں اور دعائیں انکے ساتھ ہیں۔

مانسہرہ میں چار قادیانی گرفتار کر لیے گئے۔

مانسہرہ (نامہ نگار) مشٹیاں ایبٹ آباد سے چار

قادیانی گرفتار کر لئے گئے پولیس کو اپنے ذرائع سے اطلاع ملی کہ قادیانی ایک جلسہ عام کرنے والے ہیں جس میں قادیانی لٹریچر تقسیم کیا جائے گا اور لندن سے مرزا طاہر کی آمدہ ویڈیو کیسٹیں دکھائی جائیں گی اور تقاریر کی جائیں گی۔ قادیانیوں نے باقاعدہ اذان دے کر نماز جمعہ ادا کی اور اشتعال انگیز تقاریر کیں چنانچہ تھانہ منڈیاں ایبٹ آباد کے ایس ایچ او عبدالمجید خان صاحب کے چھاپہ مارنے سے قبل ہی قادیانی جو ملک کے مختلف دور دراز علاقوں سے آئے تھے فرار ہو گئے جبکہ صاحب خانہ صاحبزادہ عبدالرشید تین دوسرے قادیانیوں رانا محمد یوسف شعور کوٹ، محمد اکبر قادیانی کوٹلی آزاد کشمیر، رانا کرامت اللہ آف مانسہرہ کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا۔ مذکورہ ملزموں کو جیل بھیج دیا گیا۔ یاد رہے صاحبزادہ عبدالرشید مشہور آنجہانی قادیانی صاحبزادہ عبداللطیف جگو والی افغانستان امیر عبدالرحمان نے جہنم رسید کیا تھا کے خاندان فرد ہے اور کافی عرصہ سے اس قادیانی کا گھر قادیانی سرگرمیوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا جبکہ دوسرے مرزائی رانا کرامت اللہ کے خلاف دو مقدمے اور بھی صدارتی آرڈی ننس کی خلاف ورزی کی وجہ سے چل رہے ہیں ایک مقدمے میں رانا کرامت اللہ کو ایک سال قید کی سزا ہوئی تھی جبکہ دوسرے مقدمہ کا فیصلہ ہونے والا ہے اب یہ تیسرا مقدمہ ہے۔

مکتوب
منڈی بہاؤالدین
تحریر: محمد یامین قادری

سب ڈویژن منڈی بہاؤالدین گجرات سے جانب مغرب کو ساڑھے ... سرگودھا روڈ پر واقع ہے مستقلین نے اس شہر کو کالونی طرز پر تعمیر کیا تھا لیکن آج کل گونا گوں مسائل سے دوچار ہے اس سب ڈویژن میں ملکوال، پھالیہ، قادر آباد، کھیتیاں، شیخاں، پاہڑیانوالہ، میانہ گوندل اور بہاؤالدین سات تھانے ہیں۔ اس علاقہ کے مسلمانوں نے ہر دور میں تاریخی کردار ادا کیا ہے تحریک پاکستان ہو یا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، تحریک نظام مصطفیٰ ہو یا مقامی تحریک دفاع شان صحابہؓ یہاں مسلمانوں کا کردار مثبت رہا ہے، پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے قبل منڈی بہاؤالدین کے مسلمانوں نے ہندوؤں کی بھرپور مخالفت کے باوجود عالی شان مرکزی جامع مسجد تعمیر کرائی تھی جس کا ایک مینار ابھی تک نامکمل چلا آ رہا ہے اس مینار کی اونچائی شاہی مسجد لاہور کے میناروں سے بھی زیادہ ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے بھی باقاعدہ تحریک چلائی گئی تھی۔ اور اس کی تعمیر کیلئے پورے برصغیر کے مسلمانوں نے مالی امداد فراہم کی تھی۔ مرکزی جامع مسجد منڈی بہاؤالدین آج بھی ملکی و غیر ملکی سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اس شہر میں جو بھی آتا ہے وہ جامع مسجد مرکزی میں نماز ادا کرنے کی ضرور خواہش کرتا ہے۔ رات کے وقت اس مسجد کے مینار اپنی سبز روشنی کی وجہ سے میلوں سے دعوت نظارہ دیتے ہیں اس مسجد کے خطیب ممتاز عالم دین عالم باعمل حضرت مولانا علامہ قاضی منظور الحق ایم اے ہیں۔ اس مسجد کو مفتی اعظم جناب مولانا محمد نعیم جیسے بزرگ عالم دین کی خطابت کا شرف بھی حاصل رہا ہے اس شہر کو مساجد کا شہر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہاں کی مشہور مساجد میں مرکزی جامع مسجد کے علاوہ جامع مسجد صدیقیہ، جامع مسجد نور، جامع مسجد مدنی، جامع مسجد الٰہی، جامع مسجد شہری، جامع مسجد غوثیہ رضویہ، جامع مسجد توکل، جامع مسجد اہل حدیث، جامع مسجد بلدیہ، جامع مسجد صوفی پورہ جامع مسجد کچہری والی، جامع مسجد مکی اور جامع مسجد ختم نبوت قابل ذکر ہیں۔ اس شہر میں بہت سی دینی و سیاسی جماعتیں سرگرم عمل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک منظم جماعت ہے۔ اس تنظیم نے ہمیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت اور دفاع صحابہ صحابہؓ کا اہم کردار ادا کیا ہے، منڈی بہاؤالدین ہمیشہ علمائے کرام کی توجہ کا مرکز رہا ہے ملک بھر کے جید اکابر علماء دین یہاں پر تشریف لا چکے ہیں۔ منڈی بہاؤالدین عرصہ ۲۰ سالوں سے انگریز کے گماشتہ اور خودکاشتہ پودے مرزائیت کا اڈا بنا ہوا ہے، یہ قادیانیوں کا ربوہ ثانی ہے، خصوصی طور پر قادیانیوں کے نام نہاد بھگوڑے خلیفہ مرزا طاہر کی تخریبی سرگرمیوں کا اڈا بنا ہوا ہے۔ منڈی بہاؤالدین شہر سے قریباً تین کلومیٹر کی مسافت پر قادیانیوں نے شادی خوگر ملز کی آڑ میں اپنی مخصوص سرگرمیوں کا مرکز قائم کر رکھا ہے، قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں اسلامی شعائر کا مذاق اور توہین کی جاتی ہے۔ شوگر ملز ایریا میں امن عامہ کی کارروائی کی جاتی ہے، آئین

ختم نبوت کیلئے
اپیل
دوحہ قطر سے ایک دوست کا خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

تحفظ ختم نبوت کے پرچہ سے متعلق ناظرین بہت تعریف کرتے ہیں واہ واہ سے کچھ نہیں ہوتا، جان و مال کی قربانی چاہیئے چلو موجودہ دور میں بھی قربان کیا بہت بڑی بات ہے لہٰذا میرا ایک ادنیٰ سا مشورہ ہے کہ ہر ایک آدمی مرد یا عورت دن میں تقریباً غریب سے غریب ۱۰ یا ۲۰ روپے خرچ کرتا ہے اسی طرح بچے سکول جاتے ہوتے ایک روپیہ سے لیکر تین روپے اندازاً کرتے ہوں گے۔ لہٰذا بڑے ایک روپیہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اور بچوں سے صرف ۲۵ پیسے روزانہ جمع کریں تو کل انشاء اللہ تاجدار مدینہ کے عاشقان کی صف میں شمار ہوں گے، دین و دنیا کا فائدہ ہوگا۔

میں خود بھی الحمدللہ تحفظ ختم نبوت کراچی کے لئے پرچہ کی قیمت کے علاوہ ہر مہینہ کے ۵۰ ریال قطری رکھتا ہوں لہٰذا آپ تمام حضرات سے عرض ہے تعاون فرمائیں۔

والسلام

آپ کا احقر

ایک پڑھنے والا

پاکستان کو مسخ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور بے قصور مسلمانوں کارکنان کو بیزار نکال دیا جاتا ہے، مسلمان کارکنوں کو مرزائیت پر مشتمل لٹریچر پڑھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور انکار کی صورت میں اب تک بہت سے ملازمین کو فارغ کیا جا چکا ہے جبکہ ایک کارکن اکرام اللہ خان کے بقایا جات بھی ادا نہیں کئے گئے۔ مرزا طاہر بھگوڑے کی ہدایات پر شاہ شوگر ملز کو قادیانی انتظامیہ نے اپنی مخصوص سرگرمیوں کا مرکز بنا رکھا ہے اس سے علاقہ بھر کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو رہا ہے، لیکن مسلمان صبر کا دامن تھامے ہوئے ہیں یہی صورت حال رہی تو کسی بھی وقت یہاں خون کی ہولی کھیلی جا سکتی ہے۔

پاکستان فیکٹری ایکٹ کے تحت بمطابق پاکستان میں واقع ہر فیکٹری میں مسجد ہے لیکن اس بدقسمت فیکٹری میں جو قادیانیوں کی ملکیت ہے کوئی مسجد نہیں ہے، مسلمان کارکنوں کے سخت مطالبہ کے باوجود تاحال مسجد تعمیر نہیں کرائی گئی ہے تاہم چند قادیانیوں کے لئے ایک مرزا ڑہ بنایا ہے جو مسلمان کارکنوں کے لئے چیلنج کے مترادف ہے لیکن مجاہد ختم نبوت اکرام اللہ خان کی کوششوں سے اپنی مدد آپ کے تحت ایک مسجد ختم نبوت اور دارالعلوم زیر تعمیر ہے۔ جس کے باعث قادیانی ایوانوں میں زلزلہ پایا جاتا ہے اور وہ اسے اپنے لئے مصیبت خیال کرتے ہیں وہ اقلیت ہیں اور انہیں اپنی حدود میں رہنا چاہئے افسوس کہ انہوں نے جہنم کا راستہ اختیار کیا ہوا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قادیانیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) یاد رہے کہ مسجد ختم نبوت ملز کالونی کی مغربی دیوار کے ساتھ تعمیر کرائی جا رہی ہے اس دیوار کے ساتھ قادیانیوں کا مرزاڑہ ہے جس کو قادیانیوں کا مرزاڑہ ہے توڑ کر راستہ دیا ہوا ہے مگر مسلمانوں کو کالونی سے مسجد ختم نبوت کے راستہ سے محروم کر رکھا ہے حالانکہ مسلمان کارکنوں نے راستہ فراہم کرنے کے لئے باقاعدہ درخواست دی ہوئی ہے لیکن تاحال کوئی راستہ نہیں دیا گیا ہے قادیانیوں کے اس رویہ سے مسلمان کارکنوں کے جذبات مشتعل ہو رہے ہیں کارکنوں نے اے سی منڈی بہاؤالدین سے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں راستہ دلایا جائے ورنہ ذمہ داری انتظامیہ پر ہو گی اے سی منڈی بہاؤالدین سلیم خیر انگن کیانی کی ہدایت پر آر ایم بہاؤالدین راؤ غلام حسین ملز انتظامیہ سے بات چیت کر رہے ہیں کہ مسجد ختم نبوت دارالعلوم کو راستہ فراہم کیا جاتے۔ راستہ نہ ہونے کے باعث مسلمان کارکنوں کو نماز کی ادائیگی اور بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے میں دشواری پیش آتی ہے انہیں مسجد تک پہنچنے کے لئے آدھا کلومیٹر راستہ طے کرنا پڑتا ہے منڈی بہاؤالدین اسلامی شعائر اور قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کی پاداش میں اب تک آٹھ قادیانی جیل جا چکے ہیں۔

روس کی مسلم ریاستوں میں قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخوں کی تقسیم

یہ سازش قادیانیوں نے کی ہے۔ حافظ حسین احمد کا انکشاف۔

کوئٹہ: قادیانیوں نے روس کی مسلم ریاستوں میں قرآن پاک کے تحریف شدہ نسخوں کو تقسیم کرنے کی سازش کی ہے اس بات کا انکشاف جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما قومی اسمبلی میں ڈپٹی پارلیمانی لیڈر حافظ حسین احمد نے کیا انہوں نے نمائندہ جنگ کو بتایا کہ روس نے اپنی ریاستوں کو حالیہ دنوں میں جو آزادی دی ہے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیوں نے تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے آذربائیجان سمیت مختلف ریاستوں میں پھیلانے کی سازش کی جن میں ایک لاکھ نسخے شائع کئے گئے جس کے ترجمے میں تحریف کی گئی تھی حافظ حسین احمد نے بتایا کہ اس کی اطلاع ملنے پر میں نے رابطہ عالم اسلامی کے رہنما عمر عبداللہ نظیف اور ریٹائرڈ جج افضل چیمہ سے ملاقات کے بعد ان کو ملکی صورت حال سے آگاہ کیا۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ حالیہ دورہ ایران کے موقع پر انہوں نے ایران کی حکومت کو بھی آگاہ کر دیا ہے ایرانی حکومت اس مسئلہ پر سنجیدگی سے کارروائی کر رہی ہے۔

ایک قادیانی خاندان نے مرزائیت سے توبہ کر لی

پھالیہ (نامہ نگار) منڈی بہاؤالدین کے ایک بڑے قادیانی خاندان نے مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے قادیانی خاندان نے خطیب شہر علاقہ قاضی منظور الحق ایم اے کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا قادیانی خاندان کے افراد حمید احمد کلیم ولد نذیر احمد، سعید احمد ولد حمید احمد، مجید احمد ولد حمید احمد، محمود احمد ولد حمید احمد داماد محمد سلیم زوجہ حمید اللہ زوجہ سعید احمد زوجہ سلیم احمد اور حمید اللہ کی تین لڑکیوں نے عیدالاضحیٰ کے اجتماع میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تھا اسلام قبول کرنے والے خاندان کے سربراہ حمید اللہ کلیم نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی جھوٹا مرتد اسلام کا دشمن تھا میں اور میرے خاندان کے دیگر افراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ سیکرٹری جنرل ملک یامین قادری حاجی عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ چوہدری احمد یونس ایڈووکیٹ ملک محمد سلیم ملک محمد اشتیاق ملک سرفراز طاہر صفدر عباس باجوہ الحاج جاوید اقبال چغتائی محمد شاہد اور علاقہ بھر کے مسلمانوں نے قادیانی خاندان کو اسلام قبول کرنے پر مبارک باد دی ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اپنی رحمت سے نوازے ان کے ارادے قوت ایمانی سے مضبوط ہوں۔ آمین

بقیہ ———— اسلامی بم

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(۳۲) مرزا کہتا ہے۔

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(۳۳) مرزا کہتا ہے خدا نے مجھے وحی فرمائی کہ زمین و آسمان

تیرے ایسے ہی تابع ہیں جیسے میرے تابع ہیں۔

(۴۴) مرزا کہتا ہے خدا نے فرمایا اے مرزا تیرا ظہور میرا ظہور۔

(۴۵) مرزا کہتا ہے خدا نے فرمایا تیرا نام کامل ہو گیا اور میرا نام ناتمام ہے۔

(۴۶) مرزا کہتا ہے کہ اے مرزا تو جو تمہارا دل چاہے کرتے رہو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ البدر جلد ۳، صہ ۱۶، ۱۷، ۱۸۔

لہٰذا ساری گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اسے مسلمان قرار دینے والا بھی اسلام سے خارج ہے کسی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بیڑی غرق ہو جائے مرزے مردار دی
ریس پیا کردا گھسلی وال سرکار دی

بقیہ ——— کتب پر تبصرہ

اوقات تقریر تیار کرنے کا وقت نہیں ملتا، یہ کتاب زندگی بھر کا ایک قیمتی سرمایہ ہے جو خطیب مسجد کو ہر جمعہ کام آئے گا۔ مواعظ آسان و عام فہم ہیں۔ اور اشعار و واقعات بھی ہر وعظ میں ہیں۔ تاکہ باآسانی ذہن نشین ہوں، اس کے علاوہ بہت سے موضوعات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

تاکہ وہ ائمہ و خطباء جو کتابیں رکھتے ہیں۔ از خود کسی بھی موضوع پر تیاری کر کے باآسانی جمعہ پڑھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مؤلف خطبات ذوالنورین جمعہ مولانا حافظ مشتاق احمد عباسی جو کہ محدث العصر حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ کے تلمیذ رشید ہیں۔ کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ اور اس خدمت کو شرف قبولیت نصیب فرمائیں (آمین)

حکیم الامتؒ کا علماء سے خطاب

قیمت ——— ۹، روپے

ترتیب محمد اقبال قریشی

ملنے کا پتہ:۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ مبشر آباد نزد مسجد فردوس ہارون آباد ضلع بہاولنگر

اس ۵۰ صفحات پر مشتمل کتابچہ میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ملفوظات حضرتؒ کی کتب سے نہایت سلیقے سے جمع کر دیئے ہیں۔ علماء کرام کے لئے یہ کتابچہ ایک قیمتی تحفہ ہے۔ جس کی روشنی میں انہیں اپنا لائحہ عمل طے کرنا چاہئے۔ کتابچہ کی طباعت اور کتابت معیاری اور کاغذ بھی عمدہ ہے۔ مذکورہ بالا پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

نام کتاب:۔ **عورت کی حکمرانی**

از قلم:۔ مولانا زاہد الراشدی

ملنے کا پتہ:۔ الشریعت اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۳۳۱

گوجرانوالہ

سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنا حکمران عورت کو بنایا۔ پاکستان جیسے مسلم ملک میں ایک عورت کے سربراہ مملکت بننے کے بعد یہ مسئلہ علماء ہی نہیں پوری قوم کے درمیان زیر بحث ہے۔ مولانا زاہد الراشدی صاحب نے اس مختصر کتابچہ میں قرآن و سنت، آئمہ مجتہدین نیز تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کی رائے سے یہ ثابت کیا ہے کہ عورت حکمران نہیں بن سکتی۔ اس کی اصل جگہ گھر کی چار دیواری ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف بے دین حضرات کی طرف سے جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ان کے بھی تسلی بخش جوابات دیئے ہیں۔ یہ مختصر سا کتابچہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت کہیں درج نہیں۔ مذکورہ بالا پتہ پر خط لکھ کر کتابچہ منگوایا جا سکتا ہے۔

بقیہ ——— غیر محرم عورتیں

پاک ہو اور ایسے واقعات کی کوئی انتہا نہیں جس میں ایسی صورت میں ناگفتہ بہ واقعات پیش نہ آئے ہوں۔ میں نے ان غیر شادی شدہ لڑکیوں میں جو عنقریب ناجائز بچہ کی ماں بننے والی ہوتی ہیں اس بات کو آزمایا۔ میں نے ان میں سے بعض سمجھدار اور حساس لڑکیوں سے اس بارے میں پوچھا کہ اس حد تک نوبت کیسے آگئی؟ تو ہر لڑکی نے میرے جواب میں یہی بتایا کہ تنہائیوں میں ضبط نہ ہو سکا۔ اسی طرح وہ تمام شادی شدہ عورتیں بھی جو اس قسم کی غلطیوں کا شکار ہوئیں یہی کہتی ہیں کہ ہم اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکیں۔"

اے میرے آقا! اے میرے رہبر و رہنما! اے میرے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کیا خوب فرما دیا تھا کہ

"خبردار کبھی کوئی مرد کسی اجنبی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو ورنہ اسے یا عورت کو برائی کا خیال ضرور آئے گا۔"

آپ سے پوچھا گیا کہ جب بھی ہو سکتا ہے جبکہ وہ دونوں نیک ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اگرچہ وہ دونوں نیکی میں ایسے ہوں جیسے کہ دونوں ہیں حضرت مریم علیہا السلام اور مردوں میں حضرت یحییٰ علیہ السلام تب بھی اس کا اندیشہ ہے۔"

بقیہ ——— خطبہ جمعہ

لئے تقریر کر رہا ہے اللہ تعالیٰ معاف کرے اللہ کی رضا اس کا بھی مقصد نہیں، اور اس کے نزدیک بھی وہ جو دوسرا حق حسد کر رہا ہے اس کے نزدیک تقریر سے یا وعظ سے یا بیان سے بس لوگوں کو معتقد بنانا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے!

من طلب العلم لیجاری به العلماء او لیماری به السفهاء او یصرف به وجوه الناس الیه ادخله اللّٰه النار

(مشکوٰۃ صہ ۳۴ بروایت ترمذی)

جو شخص اس غرض سے علم حاصل کرتا ہے کہ اس کے ذریعہ علماء سے بحث کرے گا یا احمقوں سے جھگڑا کرے گا، یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف پھیرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کریں گے۔"

تو یہ تمام علامتیں علم کے کچا ہونے کی ہیں کہ اس شخص کی نظر حقیقت پر نہیں گئی، اگر حقیقت پر نظر ہوتی تو حسد نہ ہوتا اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھتا اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر اعتراض نہ کرتا، جس چیز پہ اعتراض کر رہا ہے اس چیز کو بڑا نہ سمجھتا، حالانکہ سب سے بڑی چیز اور سب سے بڑی دولت تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائیں۔

حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں حسد سے اور تمام امراض روحانی سے محفوظ رکھیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا اور محبت نصیب فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰه رب العٰلمین

قادیانیوں کی درخواست خارج ہوگئی

پنڈی بھٹیاں ۳۰ جنوری (نمائندہ ختم نبوت) شوگر ملز کی قادیانی انتظامیہ نے ایڈیشنل کمشنر گجرات شیخ سلیم اقبال کی عدالت میں ۲۳ مارچ کے صد سالہ جشن مرزا غلام قادیانی کے متعلق درخواست ۹ سو ہوا دی کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو شاہ تاج شوگر ملز میں قادیانیوں نے ملز میں جو صد سالہ جشن مرزا غلام قادیانی منایا کھانا تقسیم کیا مٹھائی اور گوشت تقسیم کیا اور مرزا قادیانی طاہر کی خصوصی ہدایت پر خصوصی لباس قادیانیوں نے بنایا وہ قابل جرم نہیں ہے جنرل منیجر فاروق احمد صدیقی کین منیجر جماعت احمدیہ کے صدر محمود قادیانی پی آر او مشتاق ظہیر قادیانی عدالت میں پیش تھے قادیانیوں کی طرف سے وکیل مبشر احمد مرزا نظیر احمد چوہدری عیسیٰ خان سپاہی پیش ہوئے سرکاری وکیل راجہ لطیف نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ ۲۳ مارچ کو جو جشن منایا اس میں قادیانیوں نے مرزا غلام قادیانی کا صد سالہ جشن میں مسلمانوں میں مرزائیت کی تبلیغ کی اور اپنے مذہب کے سچا ثابت کرنے کے لئے صد سالہ جشن منایا جس کی وجہ ان پر جرم عائد ہوتا ہے اور ان کی درخواست ۲۴۹ رہے خارج کی جائے فاضل عدالت نے دلائل سننے کے بعد فیصلہ کرتے ہوئے قادیانیوں کی درخواست خارج کر دی۔

قادیانی اخبار بند کیا جائے

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے جھنگ کے ڈپٹی کمشنر چوہدری محمد سلیم اور ایس پی عبد القدیر منگی سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں منافرت اور لاقانونیت پھیلانے کی روک تھام کے لئے تحفظ امن عامہ آرڈیننس (۵ ایم پی او) کے تحت قادیانی جماعت کا ترجمان روزنامہ الفضل ربوہ فوری طور پر بند کیا جائے اور ضیاء الاسلام پریس سر بمہر کیا جائے انہوں نے کہا کہ پریس اینڈ پبلی کیشنز آرڈیننس کی منسوخی کے بعد ۲۸ نومبر ۱۹۸۹ء سے الفضل ربوہ قادیانی مذہب کی باقاعدہ تشہیر کر رہا ہے اور قادیانیوں کو لاقانونیت کی ترغیب دے رہا ہے جو امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت زیر دفعہ ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان جرم ہے اور غیر قانونی طور پر لندن میں مرزا طاہر کی کیسٹ شدہ تقاریر شائع کر رہا ہے اور قادیانی غیر مسلم مردوں کے لیے مسلمانوں کی طرح دعائے مغفرت کے الفاظ شائع کر کے قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے اور ارتداد کی خبریں شائع کر رہا ہے کہ پہلے سال میں ایک لاکھ افراد احمدی ہوں گے اور رقاد فارم پر کرائے جائیں گے یہ بات پاکستان میں نہیں چھپ سکتی ہے اور ۲۴ دسمبر ۱۹۸۹ء کے الفضل ربوہ میں فلسطینی عرب عودہ کے قادیانیت سے تائب ہونے پر مرزا طاہر کی منافرت پر مبنی پانچ صفحات کی تقریر شائع کی گئی۔

مولوی فقیر محمد صاحب کی کمشنر انکم ٹیکس فیصل آباد سے ملاقات

فیصل آباد: عالمی مجلس ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گزشتہ روز کمشنر انکم ٹیکس فیصل آباد زون رانا مشتاق احمد سے ملاقات کی اور قادیانی تنظیموں انجمن احمدیہ ربوہ، تحریک جدید ربوہ وقف جدید ربوہ کا سالانہ کروڑوں روپے بجٹ ہونے کے باوجود سالانہ تقریباً دو تین لاکھ روپے معمولی انکم ٹیکس ادا کرنے اور ویلتھ ٹیکس نہ دینے کے بارے میں تحقیقات کرانے کی استدعا کی جبکہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا بجٹ تین کروڑ ۲۵ لاکھ روپے تحریک جدید کا بجٹ ۲ کروڑ ۸۱ لاکھ روپے اور وقف جدید کا بجٹ ۴۴ لاکھ روپے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس کی تحریک پر ریجنل کمشنر آف انکم ٹیکس نارورن انجمن اسلام آباد نے دو سال قبل قادیانی تنظیموں کی طرف سے انکم ٹیکس چوری کرنے کی مکمل تحقیقات کرانے کے لئے مرکزی فیصل آباد زون کے کمشنر انکم ٹیکس کو تحریری طور پر لکھا تھا مگر کوئی کارروائی نہ ہوئی اس لئے مرکزی سطح پر ویلتھ ٹیکس کے بارے میں رپورٹ طلب کی گئی تھی مگر قادیانیوں کے لیے باتھ ہونے کی وجہ سے کارروائی نہیں ہونے دیتے انہوں نے کمشنر انکم ٹیکس سے یہ مطالبہ کیا کہ چنیوٹ انکم ٹیکس سرکل میں کسی قادیانی کو کلرک یا افسر تعینات نہ کیا جائے رانا مشتاق احمد نے مولوی فقیر محمد کی متذکرہ بالا معروضات کو توجہ سے سنا اور ہمدردانہ غور کا یقین دلایا علاوہ ازیں مجلس کی طرف سے شائع شدہ ختم نبوت کے کو کتابوں پر ایک سیٹ بھی کمشنر انکم ٹیکس کو پیش کیا گیا۔

شعائر اللہ کی توہین کرنیوالے قادیانیوں کو سزا دی جائے

منڈی بہاؤالدین! قادیانیوں کی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور بسم اللہ شریف کو محفوظ کر دیا گیا شاہ تاج شوگر ملز کی قادیانیوں انتظامیہ نے کالونی کی قادیانی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ اور بسم اللہ شریف آویزاں کیا ہوا تھا مقامی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شکایت پر اے سی سلیم شیر افگن کیانی کی ہدایت پر علاقہ مجسٹریٹ درجہ اول جناب راؤ غلام حسین نے قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ اور بسم اللہ شریف کو محفوظ کر دیا اور قادیانیوں کو وارننگ دی کہ آئندہ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں آئندہ قانون کی خلاف ورزی کی گئی تو قانون کے مطابق سخت سزا دی جائے گی یاد رہے کہ عرصہ سے کلمہ طیبہ کی خلاف ورزی کر رہے تھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر حاجی ایم رشید خواجہ ناظم اعلیٰ ملک محمد یامین قادری قانونی مشیران چوہدری احمد مونس ایڈووکیٹ حاجی عبد الغفار گوندل ایڈووکیٹ اور دینی سیاسی و سماجی تنظیموں کے اراکین نے جناب سلیم شیر افگن کیانی اور علاقہ مجسٹریٹ درجہ اول جناب راؤ غلام حسین کی جرات مندانہ اور بروقت کارروائی قابل ستائش ہے۔

سو شہیدوں کا ثواب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ فساد کے زمانے میں میری سنت پر مضبوط سے عمل کرنیوالے کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے

(بیہقی)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-16o۴

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے، اردو، انگریزی عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے، جامع مسجد ربوہ دارالمبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔

جب کہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں، ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اِس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ - والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

خان محمد

(فقیر)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ - ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ راست جمع کرا سکتے ہیں